SUN.21.Jan.2024
VOLUME:19 NO:19
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑاور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروزاتوار 21/جنوری 2024
جلد: 19 شمارہ 19
9/رجب المرجب 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر:محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

آسام میں بھارت جوڑو نیائے یاترا پر حملہ

کانگریس کا شدید ردعمل

گوہاٹی:20/ جنوری (ایجنسیز) کانگریس کی بھارت جوڑو نیائے یاترا پر حملہ ہوا ہے، اس کی اطلاع کانگریس پارٹی نے دی۔ پارٹی کے مطابق آسام کے شمالی لکھیم پور میں شرپسندوں نے نیائے یاترا کی گاڑی پر حملہ کیا اور کئی بینر اور پوسٹر پھاڑ دیے گئے۔ کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے ایکس پوسٹ میں اس معاملے سے متعلق معلومات شیئر کی ہیں۔ خیال رہے کہ راہل گاندھی کی قیادت میں 'بھارت جوڑو نیا یاترا' آسام میں آج تیسرا دن مکمل کر رہی ہے۔ یاترا اروناچل پردیش میں داخل ہونے سے پہلے شمالی لکھیم پور سمیت ضلع کے کئی حصوں سے گزرے گی۔ پارٹی کے مطابق جمعہ کے روز کانگریس کی گاڑیوں پر ہدف بنا کر حملہ کیا گیا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری انچارج شعبہ مواصلات جے رام رمیش نے ایکس پر لکھا، ''آسام کے لکھیم پور میں بھارت جوڑو نیائے یاترا کے قافلے پر بی جے پی کے غنڈوں نے حملہ کر دیا۔ بی جے پی کے غنڈوں نے بھارت جوڑو نیائے یاترا کے پوسٹر اور بینرز پھاڑ دئے اور گاڑیوں میں توڑ پھوڑ کی۔'' انہوں نے مزید کہا، ''یہ بزدلانہ اور شرمناک حرکت ظاہر کرتی ہے کہ بی جے پی حکومت بھارت جوڑو نیائے یاترا کو ملنے والی محبت اور عوامی حمایت سے بے چین اور خوفزدہ ہے۔ لیکن مودی حکومت اور اس کی ہدایات پر عمل کرنے والے آسام کے وزیر اعلیٰ کو اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ہندوستان کی یاترا ہے، ناانصافی کے خلاف انصاف کی یاترا ہے۔ 'بھارت جوڑو نیائے یاترا' کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ یہ یاترا اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ہمیں انصاف کا حق نہیں مل جاتا۔'' دریں اثنا، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی بھارت جوڑو نیائے یاترا پر حملے کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم لکھیم پور، آسام میں بی جے پی کے غنڈوں کی طرف سے بھارت جوڑو نیائے یاترا کی گاڑیوں پر شرمناک حملے اور کانگریس پارٹی کے بینرز اور پوسٹر پھاڑنے کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ پچھلے 10 سالوں میں، بی جے پی نے ہندوستان کے لوگوں کو آئین کے ذریعہ فراہم کردہ ہر حق اور انصاف کو پامال کرنے اور منہدم کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ان کی آوازوں کو دبانا چاہتی ہے اور اس طرح جمہوریت کو ہائی جیک کرنا چاہتی ہے۔'' کانگریس پارٹی آسام میں بی جے پی حکومت کی طرف سے استعمال کیے گئے حملے اور دھمکی کے اس ہتھکنڈے سے نہیں گھبرائے گی، جو اس کے لیے ذمہ دار ہے، کانگریس پارٹی بی جے پی کے ان کٹھ پتلیوں کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کرے گی۔ ہماری لڑائی اور راہل گاندھی کے انصاف کے عزم کو روکا نہیں جا سکتا۔''

کانگریس کے بعد عآپ نے بھی کووند کمیٹی کو خط لکھ کر

'ایک ملک، ایک انتخاب' پر اعتراض کیا

نئی دہلی: 20/ جنوری (ایجنسیز) گزشتہ روز کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' کے پیش نظر تشکیل کووند کمیٹی کو خط لکھ کر پارٹی کا نظریہ ظاہر کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ آئین کے بنیادی ڈھانچہ کے خلاف ہے، اور آج عام آدمی پارٹی نے بھی اس معاملے میں کووند کمیٹی کو خط لکھا ہے۔ عآپ کے قومی سکریٹری پنکج گپتا نے اس اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سکریٹری نتین چندرا کے نام یہ خط لکھا ہے۔ عآپ نے خط میں 'ایک ملک، ایک انتخاب' کے نظریہ کی سخت الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ عآپ کے خط میں لکھا گیا ہے کہ ''ایک ملک، ایک انتخاب پارلیمانی جمہوریت کے نظریہ، آئین کے بنیادی ڈھانچہ اور ملک کی وفاقی سیاست کو نقصان پہنچائے گا۔ 'ایک ملک، ایک انتخاب' سہ رخی لیجسلیچر سے نمٹنے میں نااہل ہے، اور فعال طور سے دَل بدل مخالف اور اراکین اسمبلی/اراکین پارلیمنٹ کی کھلی خرید و فروخت کی برائی کو حوصلہ بخشے گا۔ ایک ساتھ انتخاب کرانے سے جو لاگت بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، وہ حکومت ہند کے سالانہ بجٹ کا محض 0.1 فیصد ہے۔'' اس سے قبل کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے جمعہ کو 'ایک ملک، ایک انتخاب' کے لیے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی کمیٹی کو خط لکھا تھا۔ اس میں انھوں نے کہا تھا کہ پارلیمانی نظام حکومت اختیار کرنے والے ملک میں ایک ساتھ انتخاب کرانے سے متعلق نظریہ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور ان کی پارٹی اس کی پرزور مخالفت کرتی ہے۔ کھڑگے نے بھی خط اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سکریٹری نتین چندرا کو ہی بھیجا تھا۔

کینسر سے جنگ میں ملی بڑی کامیابی!

'اورل کیموتھیراپی' 70 طرح کے کینسر میں کارگر ہو سکتا ہے

نئی دہلی:20/ جنوری (ایجنسیز) کینسر سے تنہا ہندوستان میں ہر سال لاکھوں افراد کی موت ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج پہلے کے مقابلے کچھ حد تک آسان ضرور ہوا ہے، لیکن کیموتھیراپی جیسے علاج انتہائی تکلیف دہ ہوتے ہیں اور یہ خرچیلا بھی ہے۔ اس درمیان ایک بڑی خبر یہ سامنے آ رہی ہے کہ سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے اس سمت میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے۔ محققین کی ٹیم نے ایک ایسی دوا تیار کی ہے جس کی مدد سے کینسر کے خلیات کو ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس دوا کو کینسر کے آسان علاج کی سمت میں بڑا کارنامہ تصور کیا جا رہا ہے۔ میڈیکل رپورٹس کے مطابق یہ دوا 'اورل کیموتھیراپی' کی شکل میں کینسر کے خلیات کو نیست و نابود کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس سے جسم کے صحت مند خلیات کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچتا ہے۔ سیل کیمیکل بایولوجی جرنل میں شائع اس رپورٹ میں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اس ایک گولی (دوا) سے گھنٹوں کی کیموتھیراپی اور اس کے درد کو کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہدف کے ساتھ صرف انہی خلیات کو تباہ کرتی ہے جن میں کینسر تیار ہو رہا ہے۔ فی الحال دوا کا تجربہ صرف جانوروں اور تجربہ گاہوں میں کیا گیا ہے، لیکن ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اس کا کوئی منفی اثر نہیں ہے۔ کیلیفورنیا کینسر سنٹر سٹی آف ہوپ کے ذریعہ کی گئی اس تحقیق کے بارے میں چیف ریسرچر بتاتے ہیں کہ یہ دوا کینسر کے علاج میں ممکنہ طور پر کافی معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ مویشیوں پر کی گئی تحقیق کے نتائج ہمیشہ کینسر مریضوں کے علاج میں کامیاب ثابت ہوں، یہ ضروری نہیں ہے، لیکن اب تک کے نتائج کافی امید افزا ہیں۔ محققین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اب تک کی اسٹڈی میں بریسٹ کینسر، اسمال سیلس والے پھیپھڑوں کے کینسر اور نیوروبلاسٹوما نامی خلیات میں شروع ہونے والے کینسر میں اسے کافی اثردار پایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر محققین نے 70 طرح کے کینسر پر اس دوا کے اثرات کی جانچ کی جس میں سے بیشتر میں اس کے اثردار نتائج دیکھے گئے ہیں۔ کینسر کی وجہ سے پیدا ٹیومر والے چوہوں میں اس دوا نے کینسر خلیات کو اثردار طریقے سے کم کیا ہے۔ محققین نے بتایا کہ انسانوں میں پہلے مرحلہ کا تجربہ (علاج پر مبنی) جاری ہے۔ پہلے مرحلہ کے ٹیسٹ میں دوا کی خوراک اور منفی اثرات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس مرحلہ پر دو سال تک تحقیق کی جائے گی۔ دوا کی پہلی گولی (اے او ایچ 1996) اکتوبر 2022 میں تجربہ کے دوران ایک مریض کو دی گئی تھی۔ اس کے نتائج کو لے کر اسٹڈی جاری ہے۔

دہلی فسادات 2020: عدالت نے سابق کونسلر

عشرت جہاں و دیگر کے خلاف الزامات طے کر دئے

نئی دہلی: قومی راجدھانی دہلی کی ایک عدالت نے 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات کے سلسلے میں سابق کونسلر عشرت جہاں اور 12 دیگر کے خلاف فسادات بھڑکانے، غیر قانونی اجتماع اور قتل کی کوشش کے الزامات طے کیے ہیں۔ ملزمان میں عشرت جہاں، خالد سیفی، وکرم پرتاپ، سمیر انصاری، شہاب الدین انصاری، اقبال احمد، انظار، محمد الیاس، محمد بلال سیفی، سلیم احمد، محمد یامین اور شریف خان شامل ہیں۔ ایڈیشنل سیشن جج امیتابھ راوت کی زیر قیادت عدالت نے آئی پی سی کی مختلف دفعات کے تحت فسادات، حملہ اور قتل کی کوشش جیسے جرائم کے لیے الزامات طے کیے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مبینہ جرائم میں ملزمان کے ملوث ہونے پر یقین کرنے کے لیے ابتدائی بنیادیں موجود ہیں۔ ملزمان پر فسادی سرگرمیوں میں مبینہ طور پر ملوث ہونے، سرکاری ملازمین کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور فسادات کے دوران انہیں اپنے فرائض سے ہٹانے کے لیے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ عوامی گواہوں نے کہا کہ انہوں نے جائے وقوعہ سے جانے کی درخواست کے باوجود پولیس کے خلاف تشدد کا سہارا لیا۔ فرد جرم عائد کرتے ہوئے عدالت نے زخمی ہیڈ کانسٹیبل کے بیانات پر غور کیا اور مقدمے کی سماعت کے دوران مزید وضاحت کی ضرورت کو نوٹ کیا۔ مقدمے میں یہ الزامات شامل ہیں کہ عشرت جہاں اور سیفی سمیت ملزمان نے فسادات کے دوران ایک احتجاج میں حصہ لیا اور منتشر کرنے کے پولیس احکامات کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔

'ایک ساتھ انتخاب ہوا تو ہر 15 سال میں خریدنا ہوگا

10 ہزار کروڑ روپے کا ای وی ایم'، الیکشن کمیشن نے حکومت کو لکھا خط

ملک میں ایک ساتھ انتخاب کرانے کے لیے راستہ ہموار کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ سابق صدر جمہوریہ رامناتھ کووند کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بھی اس کے لیے تشکیل دی جا چکی ہے اور رائے مشورہ کا عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ اس درمیان کئی اپوزیشن پارٹیوں نے کووند کمیٹی کو خط لکھ کر 'ایک ملک، ایک انتخاب' کو لے کر اعتراض ظاہر کیا ہے اور اسے غیر آئینی بتایا ہے۔ اس درمیان الیکشن کمیشن نے مرکزی حکومت کو ایک خط لکھا ہے جس میں کچھ اہم باتیں بتائی گئی ہیں۔ اس خط میں الیکشن کمیشن نے مطلع کیا ہے کہ اگر ملک میں لوک سبھا اور سبھی ریاستوں کے اسمبلی انتخابات ایک ساتھ کرائے جاتے ہیں تو نئی الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کی خرید کے لیے انتخابی کمیشن کو ہر 15 سال میں تقریباً 10 ہزار کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی۔

شعیب ملک نے دوسری شادی کی، ثناء جاوید شریک حیات

نئی دہلی: پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شعیب ملک نے دوسری شادی کر لی ہے۔ یہ شادی ایسے وقت میں ہوئی جب ثانیہ مرزا سے ان کی علیحدگی کی خبریں سامنے آ رہی تھیں۔ شعیب ملک نے پاکستانی اداکارہ ثناء جاوید کو اپنا جیون ساتھی منتخب کیا ہے اور یہ شادی ایک تقریب کے دوران ہوئی۔ شعیب ملک نے خود انسٹاگرام پر شادی کی تصاویر پوسٹ کی ہیں۔ ثنا جاوید جن سے شعیب نے شادی کی ہے وہ بھی طلاق یافتہ ہیں۔ پاکستان کی مشہور اداکاراؤں میں سے ایک ثنا جاوید نے 2020 میں عمیر جسوال سے شادی کی تھی لیکن جلد ہی یہ بات سامنے آئی کہ دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا۔ بعد ازاں دونوں نے اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے ایک دوسرے کی تصاویر ڈیلیٹ کر دیں اور پھر خبریں آئیں کہ دونوں میں طلاق ہو گئی ہے۔ 8 سالہ ثناء جاوید پاکستان کے کئی ٹی وی شوز میں نظر آ چکی ہیں، ان کے کئی مشہور شوز ہیں جن میں اے مشت مشتاق، ڈنک، ڈر خدا سے، ذرا یاد اور پیارے افضل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کئی میوزک ویڈیوز میں بھی نظر آ چکی ہیں۔

ہندو سینا نے 'بابر روڈ' کا نام بدل کر 'ایودھیا مارگ' کر دیا

دہلی پولیس نے اسٹیکر کو نکال پھینک دیا

نئی دہلی:20/ جنوری (ایجنسیز) ایودھیا میں 22 جنوری کو رام مندر کی پران پرتشٹھا ہونے والی ہے اور اس سے پہلے پورے ملک میں بڑا ہندو طبقہ جشن کی تیاریاں کر رہا ہے۔ حالانکہ ہندو طبقہ میں کچھ ایسے گروہ بھی ہیں جو 22 جنوری کو پران پرتشٹھا تقریب منعقد کیے جانے پر اعتراض ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن ہندو تو ابریگیڈ تو پورے ملک میں کچھ الگ ہی ماحول بنانے پر آمادہ ہیں۔ اس کا

نظارہ آج دہلی میں دیکھنے کو ملا جب بابر روڈ پر لگے ایک بورڈ میں ہندو سینا کارکنان نے 'ایودھیا مارگ' کا اسٹیکر چسپاں کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ہفتہ کی صبح نئی دہلی میں ہندو سینا کارکنان نے بابر روڈ کا نام بدل کر ایودھیا مارگ کر دیا۔ ہندو سینا کے لوگوں نے ہوٹل للت کے باہر لگے بورڈ پر 'ایودھیا مارگ' کا بھگوا اسٹیکر لگا دیا۔ جب اس کی خبر ملی تو دہلی پولیس موقع پر پہنچی اور 'ایودھیا مارگ' لکھا ہوا اسٹیکر نوچ کر ہٹا دیا۔ مشہور فیکٹ چیکر محمد زبیر نے اسٹیکر ہٹائے جانے کی ویڈیو اپنے 'ایکس' ہینڈ پر شیئر کی ہے۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندو سینا کارکنان 'بابر روڈ' کا نام اس لیے بدلنا چاہتے ہیں کیونکہ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد بابر کے بنائے گئے ڈھانچہ (بابری مسجد) کو ختم کر دیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب سپریم کورٹ کا حکم صادر ہونے کے بعد ایودھیا میں بابر کا متنازعہ ڈھانچہ (بابری مسجد) نہیں رہا، تو پھر دہلی میں 'بابر روڈ' بھی نہیں ہونا چاہیے۔ انھوں نے بابر روڈ کا نام بدلنے کا مطالبہ بھی کیا۔ قابل ذکر ہے کہ کئی مواقع پر دہلی کی اس سڑک کا نام بدلنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بی جے پی لیڈر وجے گویل نے بھی ایک بار دہلی میں 'بابر روڈ' کا نام بدلنے کا مطالبہ کیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ بابر نے ہندوستان پر حملہ کیا اور ایودھیا میں رام مندر کو منہدم کر دیا تھا۔ اس لیے بھومی پوجن سے پہلے سڑک کا نام بدل کر '5 اگست مارگ' رکھا جانا چاہیے۔ حالانکہ ان کا یہ مطالبہ رام جنم بھومی پوجن کے وقت پورا نہیں ہوا اور اب بھی سڑک کا نام بابر روڈ ہی ہے۔

انتخابی مفاد کے لئے مذہب کے استعمال سے

ملک و مفاد عامہ متاثر: مایاوتی

لکھنؤ:20/ جنوری (ایجنسیز) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے ہفتہ کو کہا کہ سیاست کے کریمنلائزیشن اور جرائم کے سیاسی کرن کی طرح موجودہ وقت میں مذہب کا انتخابی مفاد کے لئے سیاسی کرن ہو رہا ہے، جس سے ملک و مفاد عامہ متاثر ہو رہے ہیں۔ اتر پردیش و اتراکھنڈ کے سینئر پارٹی ذمہ داروں اور ضلعی صدور کی یہاں ہوئی خصوصی میٹنگ میں مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی ہی آئینی اقدار کی بنیاد پر چلنے والی پوری طرح سے سیکولر پارٹی ہے اور سبھی مذاہب و ان کے مذہبی مقامات کا پورا پورا احترام کر کے سبھی کے ساتھ انصاف کا رویہ رواں رکھتے ہوئے سبھی کے جان۔ مال عزت۔ آبرو کے تحفظ کی ایسی گارنٹی یقینی کرتی ہے کہ اس کی دوسری مثال ملنی مشکل ہے۔

بی ایس پی کی طرح دوسری سیاسی پارٹیوں کو آئین و مذہب کا احترام کرتے ہوئے اس کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ اپنے ملک میں اکثر دیکھنے کو ملتا رہا ہے۔ اور اب تو یہ کھلے عام ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق میں سیاست کے کریمنلائزیشن، جرائم کے سیاسی کرن کی طرح موجودہ وقت میں مذہب کا انتخابی مفاد کے لئے سیاسی کرن ہو رہا ہے جس سے ملک و مفاد عامہ متاثرہ ہو رہی ہے۔ اس لئے ملک تعمیر میں بی ایس پی کی خصوصی ذمہ داری بنتی ہے۔ بی جے پی حکومت کی مفت اناج پالیسی پر ایک بار پھر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زبردست مہنگائی، غریبی اور بے روزگاری سے دکھی و متاثر ملک کے تقریباً 81 کروڑ سے زیادہ لوگ جینے کے لئے سرکاری اناج کے محتاج ہیں یہ سنجیدگی سے سوچنے کی بات ہے۔ تقریباً سبھی حکومتوں کے ذریعہ اشتہار کے دیگر ذرائع سے لامحدود رقم خرچ کر کے جو مفاد عامہ کے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں وہ زمینی حقیقت سے بہت دور ہیں۔ بی ایس پی صدر نے کہا کہ پارٹی کو دوسری پارٹیوں کے ساتھ اتحاد یا کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرنا ہے کیونکہ بار۔ بار دھوکہ کھانا ہوشیاری نہیں ہے۔ اتحاد سے ایسے تلخ تجربات سے محنت کش کارکنان کا حوصلہ ٹوٹتا ہے اور مشن کمزور ہوتا ہے۔ ان سب چیلنجز کے پیش نظر اگلے لوک سبھا عام انتخابات کی خصوصی اہمیت ہے جس کے لئے پارٹی کے لوگوں کو پوری سنجیدگی کے ساتھ اچھے اور مضبوط پارٹی امیدواروں کو منتخب کرنے کی ذمہ داری ہے تاکہ بہتر نتائج حاصل کر کے مفاد عامہ کی مضبوط حکومت ملک میں بنائی جا سکے۔

رام مندر اور ہماری حکمت عملی

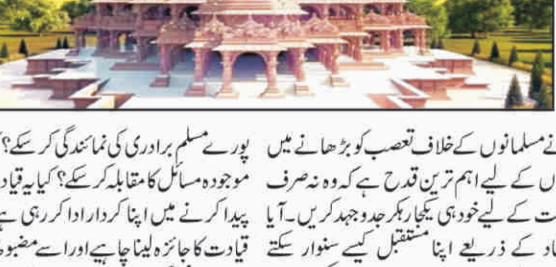

سید واصف اقبال گیلانی (بہار شریف، نالندہ)

ہندوستان کی سرزمین پر صدیوں سے مسلمانوں کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔ علم وفن کے میناروں سے ان کی عظمت کا نعرہ بلند ہوتا رہا ہے، لیکن اس شاندار ماضی کے عکس میں موجودہ دور کی تلخیاں نمایاں ہو رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں سماج کی فضا میں تعصب کی بھاپ پھیل رہی ہے، وہیں دوسری طرف مسلمانوں کی بقا کا سوال بھی زور پکڑ رہا ہے۔ اس انتشار کے ماحول میں، اندھیروں میں چراغ تلاش کرنے کی جستجو ہے، لیکن یہ جستجو کامیاب ہونے کے لیے ماضی سے سبق سیکھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، اندلس کا زوال، مسلمانوں کی تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جسے پڑھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ وہ سرزمین جہاں کبھی علم وادب کا چراغ روشن تھا، جہاں قرطبہ کی عظیم لائبریری علم کی پیاس بجھاتی تھی، آج وہاں مسلمانوں کے آثار کھنڈرات کی صورت میں موجود ہیں۔ یہ سبق دیتا ہے کہ خوشحالی کا دور عارضی ہوتا ہے، اسے برقرار رکھنے کے لیے مسلسل جدوجہد ضروری ہے۔ اندلس میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب متنوع ہیں، جن میں اندرونی اختلافات، حکمرانوں کی کمزوری، اور عیسائیوں کی مسلسل جارحیت جیسے عوامل شامل ہیں۔ لیکن یہ سبق بھی ملتا ہے کہ جب تک ایک قوم اپنے علم، اتحاد، اور جدوجہد کی قوت کو برقرار رکھتی ہے، تب تک کوئی طوفان اسے نیست و نابود نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو اندلس کے زوال سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی کمزوریوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ تاریخی طور پر، ہندوستان میں مسلمانوں کو تقسیم ہند اور اس کے بعد کے واقعات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ہندو قوم پرست خیالات کے سر اٹھانے سے مسلمانوں کے خلاف تعصب میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ تعصب سماج کے مختلف شعبوں میں، تعلیم، روزگار، اور سیاست میں بھی واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس صورتحال میں، مسلمانوں کے لیے اہم ترین قدح اپنے وجود کو برقرار رکھنا اور مستقبل کی راہیں تلاش کرنا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف تعصب کی کہانی تاریخی جڑوں میں پیوست ہے۔ قدیم ہندو سماج کی ذات پات کے نظام اور بیرونی حملہ آوروں سے دفاع کی ضرورت نے ایک ایسا ماحول تشکیل دیا جس میں مذہبی تفریق واضح ہوتی گئی۔ اس کے ساتھ ہی، برطانوی دورِ حکومت کی پالیسیوں نے فرقہ پرستی کو تقویت دی اور ہندو-مسلم تنازع کو ہوا دی۔ ان تاریخی عوامل کے ساتھ، موجودہ دور میں مختلف عوامل منظم طور پر مسلمانوں کے خلاف تعصب کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ ہندوستان میں گزشتہ چند دہائیوں میں ہندو قوم پرست خیالات کے حامل گروہوں کا اثر و نفوذ بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ گروہ مسلمانوں کو غیر ملکی تصور کرتے ہیں اور ان کے حقوق کو محدود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا اس تعصب کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، جہاں نفرت انگیز پروپیگنڈا تیزی سے پھیلتا ہے۔ بعض سیاسی جماعتیں اپنے سیاسی مفادات کے لیے فرقہ پرستی کا سہارا لیتی ہیں اور ہندو-مسلم تنازع کو ہوا دیتی ہیں۔ مسلمانوں کو نشانہ بنا کر ووٹ حاصل کرنے کی یہ سیاست سماج میں کشیدگی پیدا کرتی ہے اور مسلمانوں کے خلاف تعصب کو بڑھاتی ہے۔ کئی مواقع پر مسلمانوں کو انصاف نہیں مل پاتا اور عدلیہ میں بھی ان کے ساتھ امتیازی سلوک کا شبہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض پولیس افسران پر مسلمانوں کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کرنے اور تشدد کا استعمال کرنے کے الزامات بھی [illegible] اس کے علاوہ، حکومت کی پالیسیوں میں بھی کچھ ایسے پہلو موجود ہیں جو مسلمانوں کے لیے مسائل کا سبب بن رہے ہیں۔ مثلاً نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (NRC) اور سٹیزن امینڈمنٹ ایکٹ (CAA) جیسے اقدامات مسلمانوں کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ ان اقدامات میں مخصوص طریقہ کار اور دستاویزوں کی کمی کی وجہ سے بے گناہ مسلمانوں کو غیر شہری قرار دیے جانے کا خطرہ ہے۔ یہ صورتحال ان کی زندگیوں میں عدم استحکام پیدا کرتی ہے اور خوف کا ماحول قائم کرتی ہے۔ حکومت کی جانب سے مسلمانوں کی تعلیم، روزگار اور سماجی بہبود کے لیے خصوصی توجہ نہ دی جانا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ سرکاری اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے، جس سے ان کی پریشانیوں اور مسائل کو حل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی ترقی میں مسلسل رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ موجودہ حکومت کے اقدامات اور پالیسیوں نے مسلمانوں کے خلاف تعصب کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اس صورتحال میں مسلمانوں کے لیے اہم ترین قدح ہے کہ وہ نہ صرف حکومتی اقدامات کو سمجھیں بلکہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے خود ہی یکجا رہ کر جدوجہد کریں۔ آیا غور کریں گے کہ مسلمان خود کفالت اور اتحاد کے ذریعے اپنا مستقبل کیسے سنوار سکتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے موجودہ ماحول بلاشبہ تاریک اور پریشان کن ہے۔ تعصب، عدم تحفظ، اور مصائب کا یہ سلسلہ کبھی کبھی امید کا چراغ بجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مسلمان اندھیرے میں مایوس نہ ہوں اور آئندہ کے لیے امید کا چراغ تلاش کرتے رہیں۔ اس امید کا ایک ذریعہ تاریخ کے صفحات میں موجود ہے۔ غرناطہ سے لے کر اندلس تک، مسلمانوں نے جبر و استبداد کے طوفانوں کا مقابلہ کیا اور علم وفن کے چراغ روشن کیے۔ آج بھی ہندوستان میں لاکھوں مسلمان مصروف عمل ہیں، وہ تعلیم، سماجی خدمات، اور پیشہ ورانہ شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔ ان کی کامیابیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے، وہ اپنی جدوجہد اور اتحاد کے ذریعے اپنی جگہ بنا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہندوستان کے جمہوری نظام میں مسلمانوں کے لیے امید کا پیغام موجود ہے۔ آئین کی ضمانت ہے کہ ہر شہری کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے اور ان کی شناخت کا احترام کیا جائے گا۔ مسلمانوں کو اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے اور مطالبات کو منوانے کا بنیادی حق ہے۔ ایک مضبوط جمہوری احتجاج ان کی آواز کو بلند کرے گا اور حکومت کو ان کے مسائل حل کرنے پر مجبور کرے گا لیکن یہ بنا آپسی اتحاد کے کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، مسلمانوں کو بین الاقوامی برادری کی حمایت کا بھی سامنا ہے۔ دنیا بھر میں جمہوری اقدار کی حامل حکومتیں اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ہندوستان میں مسلمانوں کی صورتحال پر نظر رکھتی ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی پریشانیوں کو ان تک پہنچانے اور ان کی حمایت حاصل کرنے کی بلاشبہ کوشش کرنی چاہیے۔ یہ بین الاقوامی توجہ حکومت وقت کو ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے مجبور کر سکتی ہے۔ سب سے بڑھ کر، مسلمانوں کو اپنی طاقت اور صلاحیتوں پر یقین رکھنا چاہیے۔ ان کے اندر علم وفن کا گہرا ذخیرہ موجود ہے، جسے بروئے کار لا کر وہ نہ صرف خود ترقی کر سکتے ہیں، بلکہ ہندوستان کی ترقی میں بھی اپنا مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی ثقافت اور ورثے پر فخر کرنا چاہیے، اور اسے نئی نسل کو منتقل کرنا چاہیے۔ یہی ان کی شناخت کو محفوظ رکھے گا اور انہیں مستقبل میں مضبوط بنائے گا۔ یہ بات یقینی ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل شدید مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن تاریخ سے سبق، بین الاقوامی حمایت، اور اپنے اندرونی قوت پر یقین ان کے لیے امید کا چراغ نہ صرف روشن کر سکتا ہے بلکہ یہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہ سکتا ہے۔ اگر وہ خود کفالت اور اتحاد کو اپنا شعار بنائیں، اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کریں، اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، تو وہ نہ صرف موجودہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں، بلکہ ہندوستان کے مستقبل میں ایک روشن اور عزت مند مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے موجودہ حالات پر غور کرتے ہوئے، ایک اہم سوال جو سامنے آتا ہے وہ قیادت کا ہے۔ کیا موجودہ مسلمان قیادت ان مسائل سے نمٹنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے؟ کیا ان میں وہ تدبر، حکمت، اور جرات موجود ہے جو ایک مشکل دور کی رہنمائی کے لیے ضروری ہے؟ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ کیا ہندوستان میں قومی سطح پر کوئی مسلم قیادت موجود ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے، ہم نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں، جو قیادت کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کرتی ہے۔

عن أبي سعيد وأبي هريرة رضي الله عنهما مرفوعاً: »إذا خرج ثلاثة في سفر فَلْيُؤَمِّرُوا أحدهم

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو انھیں چاہیے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں"۔ حَسَنٌ - اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسافروں کو حکم دیا کہ وہ اپنے میں سے اس ایک شخص کو امیر بنالیا کریں جو ان میں سے سب سے افضل اور رائے کے اعتبار سے سب سے اچھا ہوتا کہ وہ ان کے امور کا انتظام کر سکے کیوں کہ اگر وہ کسی کو امیر نہیں بنائیں گے تو ان کا معاملہ افراتفری کا شکار رہے گا۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ قیادت نہ صرف ضروری ہے، بلکہ یہ ایک مسلمان گروہ کی بنیاد ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قیادت کا انتخاب احتیاط اور تدبر سے کرنا چاہیے، تاکہ وہ گروہ کی رہنمائی درست سمت میں اور حکمت کے ساتھ کر سکے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے حوالے سے اس حدیث کی روشنی میں کئی سوالات اٹھتے ہیں۔ کیا موجودہ مسلمان قیادت کافی متنوع اور جامع ہے کہ وہ پورے مسلم برادری کی نمائندگی کر سکے؟ کیا اس قیادت میں وہ علم، تجربہ، اور حکمت موجود ہے جو موجودہ مسائل کا مقابلہ کر سکے؟ کیا یہ قیادت مختلف فرقوں اور مکاتب فکر کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے؟ یہ سوالات بلا جواب نہیں رہ سکتے۔ مسلمانوں کو اپنی قیادت کا جائزہ لینا چاہیے اور اسے مضبوط بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس حوالے میں کچھ اہم نکات پر غور کرنا ضروری ہے: مسلمانوں کو اپنے قائدین کا انتخاب ایسی شفاف اور جمہوری طریقے سے کرنا چاہیے جو ان کی صلاحیتوں اور عوام کے اعتماد کی عکاسی کرے۔ قیادت میں مختلف مکاتب فکر، فرقوں، اور سماجی طبقات کی نمائندگی ہونی چاہیے تاکہ وہ پورے مسلم برادری کی آواز بلند کر سکیں۔ قائدین کو نہ صرف علم و فضل رکھنا چاہیے، بلکہ ان کے پاس سماجی، سیاسی، اور اقتصادی امور کا تجربہ بھی ہونا چاہیے تاکہ وہ حکمت کے ساتھ فیصلے لے سکیں۔ قیادت کو مختلف فرقوں اور مکاتب فکر کے درمیان اتحاد و اتفاق کی ترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اختلافات کو نظر انداز کرنا نہیں چاہیے، بلکہ انہیں تعمیری انداز میں حل کرنا چاہیے۔ قیادت کو عوام کے ساتھ رابطہ مضبوط رکھنا چاہیے، ان کے مسائل سننے چاہئیں، اور ان کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ ان اقدامات کے ذریعے مسلمان قیادت کو مضبوط بنا کر مسائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل کو روشن بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ قیادت بغیر عوام کی حمایت کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کو اپنی قیادت کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ خود بھی ذمہ داری لینے کی ضرورت ہے۔ علم وفن کی روشنی اختیار کرنا، خود کفالت اور دفاع کو اپنا شعار بنانا، اور اتحاد و اتفاق سے کام کرنا ہر مسلمان کی نہ صرف ذمہ داری بلکہ اک اہم ضرورت ہے۔ اگر قیادت اور عوام دونوں مل کر کام کریں تو مسلمانوں کے مستقبل سنور سکتا ہے۔ یہ اتحاد نہ صرف ان کی رہنمائی کرے گا، بلکہ ہندوستان کے سماج کو بھی روشن کرے گا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے مستقبل کا سوال ایک کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے پڑا ہے، جس کے صفحات اندھیروں اور امید کے عکس سے بھرے ہوئے ہیں۔ اندلس کا زوال ہمیں عبرت کا سبق دیتا ہے کہ خوشحالی عارضی ہے، اس کی بقاء مسلسل جدوجہد سے ہی ممکن ہے۔ تعصب کی آندھی ہندوستان کے مسلمانوں کو گھیر رہی ہے، جس کے نتیجے میں ان کی شناخت اور بقا کو خطرہ لاحق ہے۔ موجودہ حکومت کے بعض اقدامات، خاص طور پر رام مندر کی تعمیر کا فیصلہ، اس خوف اور عدم تحفظ کو بڑھانے کا سبب بن رہے ہیں۔ لیکن یہ اندھیرے میں بھی امید کا چراغ تلاش کرنے کا وقت ہے۔ علم وفن کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر، تعلیم و ہنر مندی کو اپنی طاقت بنا کر، اور کاروباری خود کفالت کو اپنا نصب العین بنا کر مسلمان اپنا مستقبل سنوار سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کا سہارا بن کر، فرقوں اور مکاتب فکر کے اختلافات کو مٹا کر، اور مشترک مقاصد کے لیے متحد ہو کر، وہ طوفانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس اتحاد کی ضرورت آج اس وقت اور بھی بڑھ گئی ہے، جب رام مندر کی تعمیر کا پرچم بلند ہوا ہے۔ یہ مسلمانوں کے لیے صبر و تحمل کا امتحان ہے، جذبات میں بہہ کر یا انتقام کے جذبات پال کر وہ اپنی بقا کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔ بلکہ اس موقع پر انہیں حکمت اور دور اندیشی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے قیادت کی اہمیت اور اس کے انتخاب کی ضرورت واضح ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو اپنی قیادت کا جائزہ لینا چاہیے اور اسے مضبوط بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایسی قیادت جو علم، تجربہ، اور حکمت سے لیس ہو، جو ان کے مسائل کو سمجھ سکے اور ان کی رہنمائی کر سکے۔ اس وقت اتحاد کی ضرورت نہ صرف مسلمانوں کے لیے ہے بلکہ ہندوستان کے جمہوری مستقبل کے لیے بھی ہے۔ مسلمانوں کو اپنی ثقافت اور عقائد پر فخر کرنا چاہیے، لیکن ساتھ ہی اپنی بقا پر مزید فعال ہونا چاہیے۔ آنے والے وقت کا تقاضا یہی ہے کہ آپسی اختلافات کو مٹا کر اسلام کی چھتری تلے سب مل کر اپنے مسئلے کا حل تلاش کریں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے لیکن اسے مزید روشن کرنے کے لیے انہیں اندھیروں سے ڈرنے کے بجائے علم کے چراغ کو اٹھانا ہوگا۔ ہمیں تعصب کے طوفانوں سے خوفزدہ ہونے کے بجائے اتحاد کی دیوار کھڑی کرنی ہوگی اور مایوسی کے عالم میں بھی امید کی ڈگر پر ثابت قدم رہنا ہوگا۔ تبھی وہ نہ صرف اپنی بقا کو یقینی بنا سکیں گے بلکہ مستقبل میں بھی اپنا روشن اور عزت مند مقام حاصل کر سکیں گے۔ ہندوستان کا مسلمان یہاں اپنی شناخت کے ساتھ صدیوں سے جڑا ہوا ہے، اس سرزمین نے اسے پناہ دی ہے، اسے علم وفن کا گہوارا بنایا ہے، اور یہی سرزمین آج اس کی بقا و ترقی کا میدانِ امتحان بھی ہے۔ رام مندر کی تعمیر کے مرحلے میں مسلمانوں کو صبر و تحمل کا پہاڑ بننا ہے۔ جذبات میں بہہ کر وہ نہ اپنی، نہ سماج کی بھلائی کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس تاریخی لمحے میں حکمت اور بصیرت سے کام لینا ضروری ہے۔ ایک حدیث مبارکہ فرماتی ہے۔ "لَا تُظْلِمُوا أَنْفُسَكُمْ. فَإِنَّ اللَّهَ عَذَّبَ قَوْماً فِي الدُّنْيَا بِكُفْرِهِمْ. فَأَظْلَمُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ." یعنی "اپنی جانوں پر ظلم نہ ڈھالو، کیونکہ اللہ نے ایک قوم کو اس کی دنیاوی برائیوں کی وجہ سے عذاب دے دیا، تو وہ خود پر ظلم کرنے لگے۔" اسی طرح مسلمانوں کو اپنی ناکامیوں کا باعث دوسروں کو نہ ٹھہرائیں، بلکہ وہ خود اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ تعصب و نفرت کے جواب میں انہیں علم وفن کا ہتھیار اٹھانا چاہیے، بے بسی کے سامنے خود کفالت کا عزم رکھنا چاہیے، اور اختلافات کے مقابل اتحاد و اتفاق کی طاقت دکھانی چاہیے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داری اپنی قیادت کو بھی متحرک کرنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی حدیث کہتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی قیادت کا محاسبہ کرنا چاہیے، برائے نام رہنماؤں سے سوال کرنا چاہیے کہ کیا وہ ان کی ترجمانی کر رہے ہیں؟ کیا وہ ان کے مسائل حل کرنے کے لیے سنجیدہ ہیں؟ کیا وہ ان کی طاقت کو متحد کر رہے ہیں؟ اگر نہیں، تو پھر مسلمانوں کو اپنے اندر سے ایسی قیادت پروان چڑھانی چاہیے جو علم، عمل، اور حکمت سے لیس ہو، جو ان کی آواز بلند کرے اور انہیں مشکل کی گھڑی میں ہمت دلائے۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ رام مندر کی تعمیر پر احتجاج کا حق مسلمانوں کا مسلمہ حق ہے، لیکن یہ احتجاج قانون کے دائرے میں اور امن و سلام کے ساتھ ہونا چاہیے۔ ہندوستان کی جمہوریت ہر کسی کو اپنے عقائد کے اظہار کی آزادی دیتی ہے، یہی اس ملک کی خوبصورتی ہے۔ مسلمانوں کو اس جمہوری اقدار کا پاس کرنا چاہیے اور اپنا احتجاج ایسے انداز میں کرنا چاہیے کہ وہ نہ صرف اپنے حقوق واپس لیں بلکہ ہندوستان کے جمہوری مزاج کو بھی مضبوط بنائیں۔ آخر میں، یہ وہ وقت ہے جب مسلمانوں کو خود کو ناکارہ سمجھنے کی بجائے ان کے اندر چھپی تہذیب و ثقافت کی روشنی کو دیکھنا چاہیے۔ انہیں علم وفن کے مراکز بنانے کی سہولت دینی چاہیے، ان کی معاشی ترقی میں معاون بننا چاہیے، اور ان کے ساتھ مل کر ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر کرنی چاہیے جو سب کے لیے مساوی حقوق اور عزت مہیا کرے۔ صرف اسی طرح ہم ایک روشن مستقبل کی بنیاد رکھ سکتے ہیں، جہاں ہر مذہب، ہر ثقافت، اور ہر عقیدہ کو احترام ملے اور اس سرزمین کو پھر سے عظیم بنا سکیں۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہندوستان کا مسلمان اس عظیم خواب کا ایک اہم رکن ہے، اسے نظر انداز کرنا نہ صرف مسلمانوں بلکہ پورے ہندوستان کے مستقبل کے لیے نقصان کا باعث ہوگا۔ بالآخر، یہ وقت اتحاد کا، تعاون کا، اور ہم آہنگی کا ہے۔ اگر مسلمان اپنے اندر اتحاد قائم کریں گے، اپنی قیادت کو مضبوط بنائیں گے، اور علم وفن کو پروان چڑھائیں تو رام مندر کی تعمیر نہ صرف ایک تاریخی مرحلہ ہوگی، بلکہ وہ اسے اپنے مستقبل کے لیے ایک نئے عہد کا آغاز بنانے کا حوصلہ بھی دے گی۔ مسلمانوں کو یہ عہد لینا چاہیے کہ وہ اپنی بقا و ترقی کے لیے نہ صرف خود جدوجہد کریں گے بلکہ ہندوستان کے جمہوری اور سماجی اقدار کو بھی مضبوط بنائیں گے۔ وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کریں گے، لیکن ساتھ ہی دوسرے عقائد اور نظریات کا بھی احترام کریں گے۔ وہ علم وفن کے میدان میں اپنا لوہا منوائیں گے، معاشی خود کفالت کو اپنا شعار بنائیں گے، اور سماج میں مثبت تبدیلی کا باعث بنیں گے۔ فلسطین کے مسلمانوں نے ظلم اور آگ کی چار سو گھیر میں رہتے ہوئے بھی ایک ایسا حوصلہ دکھایا ہے، جس نے دنیا کو حیران کر دیا۔ وہ ظالم طاقتوں کے سامنے وحدت کی دیوار بن گئے، اپنے حقوق کے لیے ڈٹ کر کھڑے ہوئے ہیں۔ ہر گھر ایک مورچا، ہر بچہ ایک سپاہی، ہر بوڑھا ایک رہنما بن کر انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان اور اتحاد کے سامنے کوئی طاقت نہیں ٹک سکتی۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو، اس وقت فلسطین سے سبق لینے کی بھی ضرورت ہے۔ ہم بھی تو اسی طرح کے مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ تعصب کی آندھیوں میں ہمارا ایمان اور ہماری شناخت خطرے میں ہے۔ لیکن اگر ہم بھی متحد ہو جائیں، اپنے اختلافات کو بھول کر ایک دوسرے کا سہارا بنیں، تو صبر، حکمت، اور علم کا دامن تھام کر اپنی بقا اور ترقی کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔ یہ رام مندر کی تعمیر کا وقت دوسروں کے لئے تو محض ایک عمارت کی تعمیر کا وقت ہے لیکن مسلمانوں کے لئے ایک روشن اور ہم آہنگ مستقبل کی تعمیر کا وقت بھی ثابت ہو سکتا ہے، جہاں ہر مسلمان کو عزت، مساوی حقوق، اور ترقی کے مواقع کی نیو رکھی جائے۔ مسلمانوں کو اس خواب کو حقیقت بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کرنا ہوگا، اور اس عظیم مقصد کے لیے انہیں اتحاد و اتفاق قائم کرنا سب سے ضروری ہے۔ یاد رکھیں، تاریخ اپنے صفحات میں نہ صرف فتح و شکست کا احوال قلمبند کرتی ہے بلکہ وہ اتحاد و تعاون کی طاقت کی بھی گواہ بنتی ہے۔ آئیے ہم نہ صرف رام مندر کی تعمیر کے اس مرحلے کا مشاہدہ کریں بلکہ ایک موقع کے طور پر دیکھیں جہاں ہندوستان کے مسلمان اپنے عزم اور اتحاد کے ساتھ اپنے لیے ایک روشن باب تشکیل دے سکتے ہیں اور ایک ایسا مستقبل تشکیل دے سکتے ہیں جس میں ہم سب مسلمان مل کر کام کریں۔ اپنے بھائی چارے کو فروغ دیں اور اپنے مستقبل کو محفوظ بنائیں۔

سپریم کورٹ نے بلقیس بانو معاملہ میں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا

جاوید جمال الدین

سپریم کورٹ نے ایک مرتبہ پھر ایک اہم ترین فیصلہ میں بلقیس بانو کے معاملے میں 11 میں سے 10، مجرموں کو کسی بھی طرح کی مہلت نہیں دیتے ہوئے کہا کہ "قصورواروں کی پیش کردہ وجوہات میں کوئی دم اور میرٹ نہیں ہے۔" جسٹس ناگرتنا کی بنچ نے انہیں مقرر تاریخ کو حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ گجرات فسادات کے دوران بلقیس بانو اجتماعی عصمت دری کا شکار بنی تھی اور مقدمہ کے مجرموں کی جانب سے داخل کی گئی عرضی کی گئی کہ انہیں سرنڈر ہونے کے لیے مزید مہلت دی جائے۔ گجرات فسادات کے دوران 3، مارچ 2002 کو جب بلقیس بانو اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ محفوظ مقام کی تلاش میں کہیں جارہی تھیں، احمد آباد کے رندھک پور میں بھگوا عناصر کی ایک بھیڑ نے ان پر حملہ کیا، ان کی شیرخوار بچی کا سر دیوار سے ٹکرا کر اسے بے دردی سے مار دیا، خاندان کے 7 افراد کو قتل کیا اور بلقیس کی اجتماعی آبروریزی کے بعد اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اس معاملہ میں دسمبر 2003 طویل قانونی لڑائی کے بعد سپریم کورٹ نے اس معاملہ میں سی بی آئی جانچ کا حکم دیا۔ 21، جنوری 2008 کو مہاراشٹر میں منتقل کئے گئے مقدمہ کی سماعت کرتے ہوئے ایک خصوصی عدالت نے 11، مجرمین کو تاعمر قید کی سزا سنائی۔ جبکہ 2011 بامبے ہائی کورٹ نے عمر قید کی سزا کے خلاف مجرمین کی اپیل خارج کردی اور پھر 23 اپریل 2019 میں سپریم کورٹ نے گجرات حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ بلقیس بانو کو 50، لاکھ روپے ہرجانہ ادا کرے اور پھر اسی معاملہ 13 مئی 2023 کو سپریم کورٹ نے اس کیس کے ایک مجرم کی قبل از وقت رہائی کیلئے داخل کی گئی درخواست پر گجرات سرکار کو 9، جولائی 1992 کی پالیسی کے مطابق سماعت کا حکم دیا، لیکن 15 اگست 2022 کو گجرات حکومت کی عام معافی کی پالیسی کے تحت عصمت دری کے ان گیارہ مجرموں کو گودھرا جیل سے رہا کردیا گیا۔ جس پر کافی واویلا مچا تھا، اس کے پیش نظر 30 نومبر 2022 کو بلقیس بانو نے مجرموں کی معافی اور رہائی کے گجرات حکومت کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور کہا کہ قبل از وقت رہائی نے "معاشرے کے ضمیر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔" اس لیے انہیں دوبارہ جیل کی کال کوٹھری میں ڈال دیا جائے۔ گزشتہ سال ماہ دسمبر میں سپریم کورٹ نے بلقیس بانو کی اس درخواست کو مسترد کر دیا جس میں اس کے 13 رمئی کے فیصلے پر نظرثانی کی درخواست کی گئی تھی۔ اس فیصلے میں ملزمین کی رہائی کے فیصلے کا اختیار گجرات حکومت کو دیا گیا تھا۔ 27 مارچ 2022 کو بلقیس بانو کی درخواست پر سپریم کورٹ نے مرکز، گجرات حکومت اور دیگر کو نوٹس جاری کیا۔ 7، اگست 2023، مجرمین کی رہائی کے خلاف بلقیس بانو کی درخواست پر حتمی شنوائی کا آغاز ہوا۔ سپریم کورٹ نے 12 اکتوبر 2023 کو دو ہفتے کی سماعت کے بعد سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ محفوظ کرلیا، لیکن۔ 8رجنوری 2024 کو سپریم کورٹ نے تمام مجرمین کی معافی کو منسوخ کردیا اور اسی کے ساتھ تمام مجرمین کو دو رہفتوں میں خودسپردگی کی ہدایت بھی دے دی۔ اس معاملہ میں سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے کسی بھی مجرم کی ایک نہ سنی اور انہیں فوری طور پر خودسپردگی کا حکم جاری کردیا گیا، ان دیدہ دلیر مجرموں نے بڑی ڈھٹائی سے عدالت میں پٹیشن داخل کرکے مطالبہ کیا کہ انہیں پولیس کے روبرو خودسپردگی کے وقت میں راحت دی جائے اور ان کی تاریخوں میں توسیع کردی جائے، لیکن عدالت نے جرات مندانہ اقدام کرتے ہوئے اس عرضی کو خارج کردیا بلکہ سپریم کورٹ کی جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس اُجول بھوئیاں کی بنچ نے کہا کہ قصورواروں نے جو اسباب بتائے ہیں، ان میں کوئی دَم نہیں ہے اور نہ کوئی میرٹ ہے۔ اس فیصلے کے بعد سبھی رہا کئے گئے قصورواروں کو واضح کردیا گیا ہے کہ وہ تمام کو 21، جنوری تک خودسپردگی کرنی ہوگی۔ جسٹس ناگرتنا نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ہم نے سبھی کے دلائل بغور سنے۔ درخواست گزار کے ذریعہ خودسپردگی کو ملتوی کرنے اور واپس جیل میں رپورٹ کرنے کیلئے پیش کی گئیں وجوہات میں کوئی دَم نہیں ہے۔ جو عذر پیش کئے گئے ہیں وہ قابل قبول ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے عرضیاں خارج کی جاتی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بلقیس بانو معاملے کے پانچ رقصورواروں نے پہلے عرضی داخل کی تھی، جس کے بعد مزید 5، مجرم اس اپیل میں فریق بن گئے، لیکن عدالت نے کسی کی بھی اپیل کو قابل اعتناء نہیں سمجھا اور یہ حکم جاری کردیا کہ کسی بھی مجرم کو کوئی رعایت نہیں ملے گی اور سبھی کو صرف دو، دن کے اندر ہی خودسپردگی کرنا ہوگی۔ دراصل عدالت عظمٰی نے حال ہی میں گجرات حکومت کے ذریعہ سزا میں دی گئی چھوٹ کو منسوخ کر دیا تھا اور کہا تھا کہ سبھی رہا کئے گئے قصوروار دو ہفتے کے اندر جیل میں خودسپردگی کریں۔ یہ مدت کار 21، جنوری کو ختم ہورہی ہے۔ فیصلہ صادر ہونے کے بعد بلقیس بانو کیس کے کچھ قصوروار اپنے گھروں سے فرار بھی بتائے گئے تھے اور پھر چند نے صحت، آپریشن، خاندان میں شادی و بیاہ اور فصلوں کی کٹائی کا حوالہ دیتے ہوئے خودسپردگی کی مدت کار بڑھانے کی گزارش سپریم کورٹ سے کی تھی۔ اس سلسلہ میں جسٹس ناگرتنا خاصی برہم بھی ہوئیں اور ان کی وجوہات کو ناقابل قبول قرار دیا اور ان میں سماعت کیلئے کوئی میرٹ نہیں ہے۔ بلقیس بانو کیس ملک میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے بلکہ ان کی شخصیت کو بھی ممتاز بتایا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنے لئے انصاف کی لڑائی لڑی بلکہ دوسروں کو واضح کیا کہ انتہائی ابتر حالات میں بھی ہمت نہیں ہارا جائے۔ ملک میں فی الحال جو حالات پیدا ہوئے ہیں سپریم کورٹ کا فیصلہ امید افزاء ہے، بلقیس کو وہ انصاف ملا ہے، اس میں تاخیر ضرور ہوئی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں معمولی جدوجہد کے بعد حاصل کیا تھا۔ سیاست کے غلط استعمال کی وجہ سے حق چھیننے کی کوشش کی گئی۔ اس فیصلہ شرپسندوں کو عریاں کردیا۔ اس معاملہ میں گجرات فساد کے دوران انسانیت کو شرمسار کردینے والے ان مجرمین کے ساتھ کھڑے تھے اور اب بھی کھڑے نظر آتے ہیں۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخی نوعیت کا حامل ہے۔ دورکنی بنچ نے بلقیس بانو کے ساتھ ہونے والے ظلم کے پس منظر میں کہا ہے کہ "سماج میں کسی خاتون کو کتنا ہی اعلیٰ یا ادنیٰ سمجھا جاتا ہو، وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو یا کسی بھی ذات سے ہو، احترام کی مستحق ہے۔ کیا خواتین کے خلاف انتہائی سنگین اور گھناؤنے جرائم کے مجرموں کو ان کی سزا میں کمی یا وقت سے پہلے رہائی کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ بھی دستاویزی حیثیت رکھتا ہے کہ جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس اُجل بھویاں نے تقریباً ڈھائی سو صفحات کے اس فیصلے میں جہاں طرفین کے دلائل کو تفصیل سے پیش کردیا ہے وہیں بلقیس بانو کے ساتھ پیش آنے والے دردانگیز واقعات اور پھر اُن کی قانونی جدوجہد کو بھی تفصیل کے ساتھ شامل کیا ہے۔ 22 سال پرانی تلخ یادیں ہیں، بلقیس جو اُس وقت 5 ماہ کی حاملہ بھی تھی، صرف آبروریزی کا شکار نہیں ہوئی تھیں بلکہ اس کی آنکھوں کے سامنے ان کی والدہ اور بھابھی جن کی دو روز قبل ہی زچگی ہوئی تھی کو بھی بھگوا جنونیوں نے آبروریزی کرکے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مارے گئے ۱۴رافراد میں ۸ر بچے تھے جن میں بلقیس کی بھابھی کا دو روز کا بچہ بھی تھا۔ خود بلقیس کو نہ صرف بے آبرو کیا گیا بلکہ ان کا پانچ ماہ کا حمل ضائع ہوگیا اور ان کی آنکھوں کے سامنے ان کی تین سال کی بیٹی کا سر دیوار سے ٹکرا کر مار دیا گیا۔ حیرت انگیز طور پر گجرات پولیس نے جانچ کے نام پر متاثرین کے ساتھ جو بھونڈا مذاق کیا، اس کا حوالہ بھی فیصلے میں دیا گیا ہے۔ مذکورہ کیس کو 2003 میں ہی پولیس نے بند کردیا اور پھر انصاف کیلئے بلقیس کو سپریم کورٹ تک کا دروازہ ایک بار نہیں کئی بار کھٹکھٹانا پڑا۔ طویل جدوجہد کے اس کے بعد مجرمین کو ممبئی میں سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی جس کی نہ صرف بامبے ہائی کورٹ نے توثیق کی بلکہ سپریم کورٹ نے بھی مہر لگادی، مجرمین مہاراشٹر سے گجرات کی جیل میں منتقل کردیئے گئے۔ سزا کے تقریباً ساڑھے چودہ سال مکمل ہوتے ہی مجرم نمبر رادھے شیام بھگوان داس شاہ اپنی رہائی کیلئے اپیل دائر کردی۔ مہاراشٹر سرکار نے اس پر سی بی آئی' اور مقدمہ کی سماعت کرنے والی سی بی آئی کی خصوصی عدالت کی رائے طلب کی۔ سی بی آئی نے رہائی کی مخالفت کی کہ جرم کی نوعیت انتہائی سنگین ہے اور مجرم نے اس میں متحرک رول ادا کیا ہے۔ سی بی آئی کورٹ نے بھی منفی رپورٹ دی جس کے بعد مہاراشٹر سرکار سے قبل از وقت رہائی کا حکم صادر ہونے کے امکانات معدوم ہوگئے۔ لیکن مقدمہ کے گجرات منتقل ہونے کے بعد حکومت گجرات نے انہیں گزشتہ سال یوم آزادی کو رہا کردیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا یہ تاریخی فیصلہ ہے اور اس پر عمل بھی ہونا چاہئیے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سپریم کورٹ نے بلقیس بانو معاملہ میں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

22 جنوری کو کلمہ طیبہ کے وِرد کا رضا اکیڈمی کا دانشمندانہ مشورہ

کفر والحاد کے ماحول میں بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری کی شعوری نمائندگی

سیّد علی انجم رضوی

مسلمانوں کی قدیم عبادت گاہ کو فرقہ وارانہ عناصر نے شہید کردیا۔ مسجد کی شہادت کے بعد بھارت کی سپریم کورٹ کے فیصلے سے وہاں اب رام مندر کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ برسرِ اقتدار سیاسی قیادت نے اس مسئلے کو بھی مذہبی رنگ دے کر اپنے ہی دورِ حکومت میں اِس مندر کا افتتاح کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس کارروائی کے ذریعے برسرِ اقتدار قیادت آنے والے انتخابات میں فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اسی کے مطابق 22 جنوری 2024ء بروز پیر کو ایودھیا میں رام مندر کا افتتاح ہونے جارہا ہے۔ اس موقع کی مناسبت سے ہر طرف زعفرانی ماحول تیار ہوگیا ہے۔ مہینہ بھر سے ایسا ماحول بنانے کے لیے برسرِ اقتدار جماعتیں اور ان کے کارندے تگ و دو کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف مندر کے افتتاح کے لیے پورے ملک میں جوش ولولہ نظر آرہا ہے تو دوسری طرف کہیں کہیں مذہبی کشیدگی بھی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ماحول میں ایک عجیب قسم کا تناؤ محسوس کیا جارہا ہے۔ کوئی کہہ رہا ہے 22 جنوری کو اپنے گھروں میں دیے جلاؤ تو کوئی کہہ رہا ہے کہ ہر طرف آرتی کی جائے۔ کوئی اس دن دیوالی کی طرح جشن منانے کا خواہاں ہے تو کچھ مصلحت پسند لوگ یہ چاہتے ہیں کہ سبھی مذہب کے ماننے والے اس جشن میں شرکت کریں۔ ایک مسلمان کے لیے بڑے ہی امتحان کی گھڑی ہے۔ ایک طرف تو وہ اپنے جان و مال کے تحفظ کے لیے تشویش میں مبتلا ہے تو دوسری طرف وہ ان غیر شرعی حرکتوں میں ملوث ہو کر اپنے ایمان سے ہاتھ بھی دھونا نہیں چاہتا۔ اس کے ایمان کا دار و مدار توحید و رسالت پر ہے اور وہ کوئی بھی ایسا عمل نہیں کرنا چاہتا جس سے عقیدہء توحید کو ٹھیس لگے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف مسلمانوں میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ اس تذبذب کے ماحول میں مسلمانوں کو اپنے حقیقی قائدین کی سخت ضرورت ہے جو دینی خطوط پر رہنمائی کرتے ہوئے اس ہنگامہ آرائی میں اُن کے ایمان اور جان و مال کی حفاظت کا سامان پیدا کریں۔ مگر افسوس کچھ مذہبی قیادتیں مصلحت کا واسطہ دے کر توحید کا سودا کرتی نظر آرہی ہیں۔ وہ مسلمانوں کو حکمت عملی کے نام پر مشرکانہ رسوم میں شریک ہونے کے ایسے مشورے دے رہی ہیں جس سے ان کے ایمان کے تحفظ کے لیے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک مسلمان کا سب سے بڑا سرمایہ اس کے ایمان کی دولت ہے۔ وہ اپنی جان کی بازی لگا کر بھی اس سرمائے کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ ایسے کفر و الحاد کے ماحول میں بین الاقوامی سطح پر مذہبی، سماجی اور تعلیمی شعبوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی تنظیم رضا اکیڈمی نے بہت ہی دانشمندانہ فیصلہ لیا ہے۔ ہمیشہ ہی اس طرح کے نازک مذہبی معاملات میں مسلمانوں کی حقیقی قیادت کا فرض ادا کرنے والے رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری نے اعلان کیا ہے کہ 22 جنوری کو ملک کے مسلمان بلا کسی خوف و خطر کے اپنے اپنے روز مرہ کے کاموں میں مشغول رہیں۔ صبر و سکون کا دامن تھامے رہیں۔ کسی بھی قسم کی اشتعال انگیزی میں شامل نہ ہوں۔ کوشش کریں کہ اس دن اللہ رب العزت کی وحدانیت اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت کا خشوع و خضوع کے ساتھ ذکر کریں اور کثرت سے کلمہء طیبہ کا وِرد کرتے رہیں۔ مدارسِ اسلامیہ، خانقاہوں اور مزارات پر بھی کلمہء طیبہ کے وِرد کو حرزِ جاں بنائیں۔ کلمہء طیبہ کے وِرد سے جہاں مسلمانوں کے ایمان میں پختگی اور اس پُر آشوب دور میں مسلمانوں کو ہمت و حوصلہ ملے گا وہیں کفر و الحاد کی آندھیاں بھی اپنا منہ پھیر لیں گی۔ ایسے نازک دور میں کلمہء طیبہ کے وِرد کا مشورہ دے کر الحاج محمد سعید نوری نے مسلمانوں کی شعوری نمائندگی کا حق ادا کیا ہے۔ لہٰذا ان کے اس مشورے پر عمل کیا جانا وقت کی ضرورت اور مسلمانوں کے مفاد میں بہتر عمل ہے۔ ہر طرف مسلمان رضا اکیڈمی کے اس اقدام کی ستائش کر رہے ہیں اور الحاج محمد سعید نوری کے اس فیصلہ کی دل کی گہرائیوں سے تائید و حمایت کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت اس پُر آشوب ماحول میں مسلمانوں کے ایمان اور جان و مال کی حفاظت فرمائے۔

ईज्तेमाई शादियाँ

गुजिश्ता 20 सालों से ईज्तेमाई शादियों को कामयाब सिलसिला अल-अमीन एज्युकेशन ॲन्ड वेलफेअर सोसायटी कि जानीब से जारी है. इन 20 सालों में 850 ईज्तेमाई व इंफीरादी शादीयाँ अंजाम दे चुके है. इस साल 50 शादीयों के अंजाम देने का ईरादा है जिस मे मुस्लिम समाज के हर तबखे से ताल्लुख रखनेवाले अफराद शामील हो सकते हैं, शराईत दर्जे जैल है.

शादियों में दिया जानेवाला सामान
- अल्मारी, पलंग, बिस्तर, कुलर के अलावा जहेज का मुकम्मल सामान, कुराने मजिद (तर्जुमा) जायनमाज, रिहाल
- दुल्हे के 2 जोडे और दुल्हन के 2 जोडे दिये जाएँगे.
- दुल्हे वालों के 100 अफराद और दुल्हन वालों के 100 अफराद जुमला 200 अफराद के खाने का इंतेजाम कमिटी की तरफ से रखा जाएगा.

रिशता आपस में खुद तय करें.
- दुल्हे के 6 पासपोर्ट साईज फोटो और एक बडी फोटो देनी होगी.
- दुल्हन के 6 पासपोर्ट साईज फोटो और एक बडी फोटो देनी होगी.
- दुल्हन वालों को 10 हजार रुपये और दुल्हे वालों को 10 हजार रुपये फीस जमा करना होगा.
- उमर का सर्टिफिकेट, टी.सी., एलेक्शन कार्ड, आधार कार्ड अपने ईलाखे के नगरसेवक का पहचानपत्र (ये कागजात जमा करना लाजीम होंगे)

जेरे इंतेजाम : अल-अमीन वेलफेअर ॲण्ड एज्युकेशन सोसायटी, नांदेड.

जेरे निगरानी : मौलाना मोहम्मद अय्युब कासमी (एम.ए.बी.एड.) जनरल सेक्रेटरी जमिअत उलमा-ए-हिंद, जि.नांदेड. मो. 9673429400

ख्वाहिशमंद हजरात दर्जेजैल नंबरात पर राबता खायम करें ।

शेख फारुख सहाब नांदेड 9860209389
मौलाना मोईजोद्दीन नांदेड 9545571101
हाफीज शेख चाँद नांदेड 7057279765
खाजी मोहम्मद रफीक इशाअती नांदेड 8087501492
मोहम्मद रय्यान नांदेड 9325757385

तारीख व मुखामे ईज्तेमाई शादियाँ
28 जनवरी 2024 बरोज इतवार
ब-वक्त : सुबह 11:30 बजे
ब-मुखाम : असर्जन बायपास ब्रीज, हस्सापुर, वाघी रोड, नांदेड.

SIMAR PRINTERS @ 8329477535

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس
Mob: 9860871766

3

روزنامہ

ورقِ تازہ

ریاستی۔قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

21.Jan.2024

خواجہ غریب نوازؒ نے پوری زندگی دعوت وتبلیغ میں صرف کیا: صابر القادری

مظفرپور: 20 جنوری (مدینہ قادری) 18 جنوری 2024 مطابق 6 رجب المرجب 1445 خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حسن سنجری رضی اللہ عنہ کے چھٹی شریف کی مناسبت سے شاہی جامع مسجد قلعہ گھاٹ دربھنگہ کے خطیب وامام حضرت مولانا وارث علی رحمانی صاحب کی قیادت میں نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ جامعہ واجدیہ دربھنگہ کے حلقۂ فردوس میں محفلِ ذکر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوئی جسکا آغاز نبیرۂ حضور امین شریعت شہزادۂ قاضیٔ شریعت عزیزی حافظ محمد زین علی احمد نے تلاوت قرآن کریم سے کیا، پھر نعت ومنقبت کیلئے جامعہ واجدیہ کے طلباء کرام محمد ارمان رضا، حافظ تدبیر رضا، حافظ امتیاز احمد اور جامعہ واجدیہ کے استاذ قاری اکرم رضا برکاتی حسین آبادی نے بارگاہ رسالت و خواجہ غریب نواز رحمۃ المولیٰ علیہ میں نعت ومنقبت کے اشعار پیش کئے، خصوصی خطیب کی حیثیت سے حضرت مولانا محمد صابر القادری صاحب فیضی ایم اے کمہراروی استاذ دارالعلوم عتیقیہ نقشبندیہ حسینا مہسول سیتامڑھی نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ المولیٰ علیہ کے چند گوشے کو بیان فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں اگر آپ کی دعا قبولِ بارگاہ الٰہی نہیں ہوتی تو برادر صغیر امام احمد رضا خاں بریلوی استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی کے عظیم نسخہ پر عمل پیرا ہوں ان شاء اللہ آپ کی دعا قبول ہوگی۔ وہ نسخہ یہ ہے شعر۔خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا کبھی محروم نہیں لوٹا مانگنے والا تیرا۔ پھر صدر محفل جانشین حضور امین شریعت قاضیٔ شریعت دربھنگہ کمشنری حضرت علامہ مفتی فیضان الرحمن سبحانی ازہری نے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات حسنہ کو بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نے یقین محکم عمل پیہم سے ہندوستانیوں کے دلوں میں محبت کا چراغ روشن کیا ہے، اگر یہ صفت ہندوستان کے مسلمان اپنی زندگی میں شامل کرلیں تو پھر سے ایک انقلاب آسکتا ہے۔ پھر مولانا محمد اسلم پرویز برکاتی نے خواجہ غریب نواز رحمۃ المولیٰ علیہ کے فضائل واقوال کو اپنا موضوع سخن بنایا اسکے بعد دربھنگہ کے مشہور ثناخواں طوطی دربھنگہ حضرت حافظ رضوان احمد، شہزادہ امین شریعت مداح رسول اکرم حضرت مولانا الحاج خالد رضا قادری اور مولانا سہیل اختر رضوی نے بھی نعت ومنقبت کے اشعار پیش کئے آخری مقرر کی حیثیت سے جامعہ واجدیہ کے صدر المدرسین حضرت مولانا انصار احمد امجدی کا نام آیا جنھوں نے حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات پر سیر حاصل گفتگو فرمایا اس کے بعد محفلِ ذکر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا اختتام شہزادہ حضور امین شریعت کی دعا پر ہوا بعدہ ماسٹر برکت اللہ فیضانی کی نگرانی میں لنگر خواجہ غریب نواز تقسیم کیا گیا۔ یہ سارے امور جامعہ واجدیہ دربھنگہ کے ناظم تعلیمات مولانا محبوب اختر مصباحی ماہر ویشالوی کی نظامت میں انجام دے گئے۔ وہیں دوسری جانب کلیۃ البنات الواجدیہ میں بھی ذکر خواجہ کی محفل سجائی گئی، جس میں معلمات ومتعلمات کلیۃ نے حضرت خواجہ کی زندگی پر سیر حاصل گفتگو کی اور نعت ومنقبت پیش کئے۔ محفل کی سرپرستی اہلیہ حضور امین شریعت نے کی اور عالمہ فاضلہ عفت سبحانی، عالمہ فاضلہ بہار رحمت امجدی، عالمہ فاضلہ ثانیہ شہناز امجدی، عالمہ فاضلہ نوری خاتون امجدی، عالمہ فاضلہ امامہ فاطمہ امجدی، ومحترمہ عرفہ خاتون، محترمہ غوثیہ پروین قابل ذکر ہیں جنھوں نے محفل ذکر خواجہ میں نعت ومنقبت پیش کئے۔ اس محفل میں قرب وجوار کی خواتین نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محفل کا اختتام عالمہ فاضلہ عفت سبحانی کی دعاء پر ہوا۔

بات چیت کیلئے تیار ہوں۔عمران خان

راولپنڈی۔20 رجنوری۔ایم این این۔ آئندہ عام انتخابات سے قبل ان کے اور ان کی پارٹی کے لیے بڑھتے ہوئے سیاسی چیلنجوں کے درمیان، پاکستان کے سابق وزیراعظم عمران خان نے کہا ہے کہ وہ ''مذاکرات کے لیے تیار'' ہیں۔ خان نے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں صحافیوں کو بتایا،''پچھلے 19 مہینوں سے، میں کہہ رہا ہوں کہ میں بات کرنے کے لیے تیار ہوں... میں ایک سیاست دان ہوں۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی، جنہیں اپریل 2022 میں عدم اعتماد کی تحریک میں معزول کر دیا گیا تھا، کو عام انتخابات سے قبل مسلسل ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ابتدائی طور پر، خان کو گزشتہ سال مئی میں جیل بھیج دیا گیا تھا، جس کے بعد انہیں رہنماؤں کی بے دخلی کا سامنا کرنا پڑا اور ان کی پارٹی کے باقی کارکنوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔ بعد میں، پارٹی کا انتخابی نشان-- ووٹروں کی ایک بڑی محرک قوت کو اس ماہ چھین لیا گیا۔ملک میں موجودہ سیاسی منظر نامے کا ذکر کرتے ہوئے، خان نے کہا کہ ''کنٹرولڈ پارلیمنٹ'' کی تشکیل کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری سب سے بڑی غلطی ایک کمزور حکومت کو قبول کرنا تھی۔ کمزور حکومت کے بجائے مجھے دوبارہ انتخابات کرانا چاہیے تھے۔ کمزور مخلوط حکومت کے بجائے اپوزیشن میں بیٹھنا بہتر ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں پی ٹی آئی کے بانی نے کہا کہ معلق پارلیمنٹ یا کمزور حکومت ملک کو درپیش معاشی مسائل کو حل نہیں کرسکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اصلاحات اور بہتری صرف ایک مضبوط حکومت ہی کر سکتی ہے۔ تاہم، چونکہ پی ٹی آئی کو مشکل کاموں کا سامنا ہے، اس کے بڑے حریفوں پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) اور پاکستان مسلم لیگ۔نواز (پی ایم ایل-این) نے پہلے ہی ملک گیر مہم شروع کر دی ہے اور قومی اور صوبائی حلقوں کے ٹکٹ تقسیم کر دیے ہیں۔ جیو نیوز کے مطابق پی پی پی اور مسلم لیگ (ن (مرکز میں حکومتیں بنانے کے خواہاں ہیں، پی پی پی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے اعتماد کے ساتھ کہا کہ اب انتخابات صرف دو جماعتوں کے درمیان ہیں کیونکہ پی ٹی آئی انتخابی دوڑ سے باہر ہے۔ 8 فروری کو ہونے والے عام انتخابات کے ساتھ، خان کی الیکشن لڑنے کی امیدیں ٹوٹ گئیں کیونکہ اس ہفتے کے شروع میں لاہور ہائی کورٹ نے کاغذات نامزدگی مسترد کیے جانے کے خلاف ان کی اپیل کو مسترد کر دیا۔ ہائی کورٹ نے ریٹرننگ افسر (آر او) اور اپیلٹ ٹربیونل کے فیصلوں کو برقرار رکھا جو NA-122 اور NA-89 کے حلقوں سے نااہل سابق وزیراعظم کے کاغذات نامزدگی کی منظوری کے خلاف دیا گیا تھا۔

میڈیکل وانجینئرنگ کے طلبہ کے لئے کامیابی کا ضامن

ساتھی پورٹل (SATHEE PORTAL)

از قلم:۔ ابوالکلام انصاری
اسسٹنٹ ٹیچر، فیض احمد فیض اردو ہائی اسکول
مغربی بنگال، ہندوستان

عصری تعلیم کے میدان میں میڈیکل اور انجینئرنگ دو اہم شعبے ہیں۔ ان دونوں شعبوں کی ترقی انسانی زندگی کے لئے بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ انسانی تاریخ کے شروعاتی دور سے ہی ان دونوں شعبوں کی تعلیمات کے آثار ملتے ہیں۔ جیسے جیسے انسان ترقی کرتا گیا ویسے ویسے ان دونوں شعبوں نے بھی ترقی کی۔ انسانوں کے صحت اور ہنر و فن سے جڑے مسائل کو دور کرنے میں یہ دونوں تعلیمات کا بہت ہی نمایا کردار رہا ہے۔ دنیا کی مختلف ملکوں کے حکومتوں نے بھی ان دونوں شعبوں کی ترقی کے لئے ہر زمانے میں ٹھوس قدم اٹھاتے ہوئے ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حالیہ دنوں میں حکومت ہند نے بھی میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلباء کے لئے ڈیجیٹل پلیٹ فارم SATHEE پورٹل کا آغاز کیا ہے۔ Self Assessment Test and Help for (SATHEE) Entrance Exam پورٹل کا آغاز حکومت ہند وزارت تعلیم اور IIT Kanpur نے مشترکہ طور پر کیا ہے۔

SATHEE پورٹل کے مقاصد:۔ اس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) **مفت تعلیم فراہم کرنا:۔** میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبا کو JEE & NEET Entrance Exams کی تیاری کے لئے SATHEE پورٹل کے ذریعہ مفت تعلیم فراہم کرنا۔

۲) **معاشی طور پر کمزور طلبا کی کامیابی کو یقینی بنانا:۔** چونکہ میڈیل اور انجینئرنگ کی تعلیم آج کے دور میں بہت مہنگا ہو چکا ہے جو غریب اور معاشی طور پر کمزور طلبا کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ اسی خلاء کو پُر کرنے کے لئے حکومت ہند نے اس مفت تعلیمی پلیٹ فارم کا آغاز کیا ہے۔ تاکہ سماج کے ہر طبقہ سے جڑے طلبا آسانی کے ساتھ ان دونوں شعبوں میں کامیاب ہوسکے۔

۳) **جامع اور معیاری تعلیم کی فراہمی:۔** میڈیکل وانجینئرنگ کے طلبا کے لئے جامع اور معیاری تعلیم کی حصولیابی کو آسان بنانے کے غرض سے یہ پورٹل شروع کیا گیا ہے۔

۴) **۴۵ روزہ انجینئرنگ کے کورس کا انعقاد کرنا:۔** انجینئرنگ کے طلبا کو کامیاب بنانے کے لئے SATHEE پورٹل کے ذریعہ ایک ۴۵ روزہ کورس کا انعقاد کیا گیا ہے جو JEE اور دوسرے انجینئرنگ کے امتحانوں میں کامیابی کا ضامن ہے۔ یہ سہولیات انگریزی سمیت ۵ زبانوں میں دستیاب ہونگے۔

۵) **مصنوعی ذہانت پر مبنی ترجمے کا سہولیات فراہم کرنا:۔** All India Council of Technical Education (AICTE) کے ذریعہ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) پر مبنی ایک Chatbot تیار کی گئی ہے۔ جو ۲۲ زبانوں میں میڈیکل اور انجینئرنگ سے جڑے مواد کا ترجمہ کریگی جس سے ہر زبان سے تعلق رکھنے والے طلبا بہ آسانی تعلیم حاصل کرکے کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں گے۔

۶) **تعلیمی اداروں میں ورکشاپ اور سیمینار کا انعقاد کرانا:۔** اس پورٹل کے آغاز کے ساتھ ہی ساتھ حکومت ہند کے جانب سے ملک کے دریگر ریاستوں کے کالج و یونیورسیٹیوں کو اس کی بیداری کے لئے ورکشاپ اور سیمینار منعقد کرنے کی ہدایت دی گی ہے تاکہ طلبا اس سے فیضیاب ہوسکے۔

۷) **فرضی امتحان (Mock Test) کی فراہمی:۔** طلبا کو کسی بھی امتحان میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے Mock Test سے گزرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ SATHEE پورٹل میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبا کو Study Material فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ہفتے کے آخر میں Mock Test کا بھی انعقاد کریگی جس میں شامل ہوکر طلبا اپنے کمی خامیوں کو دور کرتے ہوئے کامیابی سے قریب ہوتے جائینگے۔ اس Mock Test میں Subject wise Test کا اہتمام ہے جو طلبا کے Performance کو اجاگر کریگا جس کی مدد سے طلبا اپنی اصلاح فرماتے جائینگے۔

۸) **میڈیکل اور انجینئرنگ کے مواد پر مبنی ویڈیوز کی فراہمی:۔** طلبا کی سہولت کے لئے IITs اور IISCs کے میڈیکل وانجینئرنگ کے قابل اساتذہ کرام کے لکچر کے ویڈیوز اس پورٹل پر مفت میں دستیاب ہونگے جس سے معاشی طور پر مضبوط طلبا کے ساتھ ساتھ غریب طلبا بھی استفادہ حاصل کرسکیں گے۔ JEE اور NEET جیسے مشکل امتحان کو آسان بناسکیں گے۔

۹) CAT, GATE اور UPSC کے امتحانوں میں کامیابی کو آسان بنانا:۔ SATHEE پورٹل کے مقاصد میں JEE اور NEET کے کامیابی کو آسان بنانے کے ساتھ ساتھ CAT، GATE اور UPSC جیسے مشکل امتحانوں کو بھی طلبا کے لئے آسان بنانا شامل ہے۔ جس کے ذریعہ طلبا کم خرچ میں بہ آسانی تیاری کرسکیں گے اور کامیاب ہوکر قوم وملت کا نام روشن کرسکیں گے۔

۱۰) **یکساں مواقع فراہم کرنا:۔** آج کے دور میں جب تعلیم بھی مہنگا ہو چکا ہے ان تمام بڑی امتحانوں میں کامیابی کو آسان بنانے کی غرض سے حکومت ہند نے یہ عمدہ قدم اٹھائے ہے۔ جس کے ذریعہ سماج کے ہر طبقہ کے طلبا کو تیاری کے یکساں مواقع فراہم کرکے کامیابی کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ معاشی حالت سے متاثر ہوکر کوئی ذہین طالب علم ملک کی خدمت سے پیچھے نہ رہ جائے اور ملک اس کی خدمات سے محروم نہ رہ جائے۔

میڈیکل وانجینئرنگ سائنس کا پس منظر:۔
میڈیکل وانجینئرنگ سائنس کے نقوش عہد قدیم سے ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ انسان جیسے جیسے ترقی کرتا گیا ویسے ویسے یہ دونوں علوم بھی ترقی کرتے گئے۔ انسانی زندگی کے ساتھ بیماری بھی لگی ہوئی ہے۔ ان کے علاج ومعالجہ کے لئے انسان شروعاتی دور سے ہی کوششیں کرتا رہا ہے۔ عہد قدیم کے راجاؤں، مہاراجاؤں کے یہاں طبیب ہوا کرتے تھے۔ جو شاہی گھرانے کے ساتھ ساتھ عوام الناس کے علاج و معالجہ پر مامور تھے۔ عہد قدیم کے چرک، ششرت، جیوک اور ان کے لکھی ہوئی میڈیکل سائنس کے کتابیں کافی مشہور ہے جس کو بنیاد بنا کر ہندوستانی میڈیکل سائنس ترقی کرتا رہا۔ ان کے علوم سے دنیا کے دیگر اقوام نے بھی استفادہ حاصل کیا۔

میڈیکل وانجینئرنگ سائنس اسلامی نقطہ نظر سے:۔
اسلام میں بھی میڈیکل وانجینئرنگ سائنس کے علوم کے حصول کی پزیرائی کی گئی ہے۔ صفائی، صحت، حفظان صحت کے ساتھ ساتھ فن وہنر کے تعلیمات اسلام میں بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بلکہ علم کے حصول کو عبادت، ثواب، صدقہ جیسے الفاظ کے ذریعہ سراہا گیا ہے۔ اور لوگوں کو حصول علم کے جانب رغبت دلائی گئی ہے۔ عہد رسالت میں قبیلہ ثقیف کا حارث بن کلدہ نامی طبیب ایک مشہور طبیب گزرا ہے۔ جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی طبیعت خراب ہوئی تو آپؐ نے حارث بن کلدہ کے پاس علاج کے لئے جانے کو کہا۔ عہد رسالت میں مسلمان خواتین بھی طبیب کے خدمات انجام دیتی تھی جن میں حضرت ام عطیہ الانصاریہؓ، حضرت نسیبہؓ بنت کعب المازنیہ (ام عمارہؓ)، حضرت ام ایمنؓ، حضرت ام سلیمؓ، حضرت کعیبہ بنت سعد الاسلمیہؓ، حضرت ام سنان لاسلیمہ، ام سلمہ، امیہ بنت قیس الغفریہ، حضرت زیدہؓ، حضرت رفیدہؓ، ام المومنین حضرت عائشہؓ، حضرت شفاء بنت عبداللہ وغیرہ کافی مشہور ہیں۔ بعد کے اسلامی حکومت کے اداروں میں الکندی، الطبری، ابوبکر الرازی، ابوالقاسم الزواہری، ابن الہیثم اور ابن سینا وغیرہ بہت ہی مشہور اطباء گزرے ہیں جن کے تخلیقات پر تحقیق کرکے دور جدید کے میڈیکل سائنس ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اسلامی تاریخ کا سب سے پہلا باقاعدہ ہسپتال اموی خلیفہ، ولید بن عبدالملک (۸۶ھ تا ۹۶ھ) کے زمانے میں پہلی صدی ہجری میں ہی تعمیر ہوگیا تھا۔ اس کے علاوہ دمشق کا ''نوری ہسپتال''، مصر کا ''ابن طولون ہسپتال''، بغداد کا ''آزادی ہسپتال''، مصر کا ''منصوری ہسپتال'' اور مراکش کا ''مراکو ہسپتال'' اس وقت دنیا کے سب سے بڑے اور تمام ضروری سہولتوں اور آلات سے لیس ہسپتال تھے۔ ان کے علاوہ علم طبیعات، علم کیمیا، علم مہندس وغیرہ میں بھی مسلمانوں نے بہت سے خدمات انجام دے کر انسانیت کی خدمت کی۔ مسلمان سائنس دانوں میں جابر بن حیان، محمد الفزاری، اخوارزمی، الکندی، جابر بن سنان، الفرغانی، الفارابی، المسعودی، عمر خیام، احمد بن ماجد، عبدالرحمٰن الخزینی، ابن الہیثم، عبدالرحمٰن الصوفی اور ہندوستان کے ڈاکٹر عبدالکلام وغیرہ مشہور ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قوم وملت کے ہونہار طلبا کو ان بہترین علوم کو اپنے پیشے کے طور پر اپنا کر اپنے ملک وملت کا نام روشن کرنا چاہئے۔ ہر دور میں ان علوم کی پزیرائی کی گئی ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں کی خدمت کی گئی ہے۔ ایک مقولہ بہت مشہور ہے کہ ''خدمت انسان بندگی رب''۔ اپنے علم وفن کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کرنے سے اللہ کے بندگی کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ نے جو نعمت ہم کو عطا کئے ہیں اس کے ذریعہ جب تک خلق خدا استفادہ حاصل کرتے رہینگے اللہ ہماری نعمتوں میں اضافہ کرتا رہیگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنے ہنر کے ذریعہ لوگوں کی خوب خدمت کرکے ترقی کی راہ پر گامزن رہا جائے۔ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ ''اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ سے بہتر ہے''۔ اس حدیث مبارکہ سے سبق لیتے ہوئے ہر ملت کے ہر طلباء کو علوم وفنون کے ہر میدان میں دوسرے اقوام سے آگے آنا ہے تاکہ 'بہتر' کہلانے کے حق دار بن سکے۔ جب تک ہماری ذات سے لوگ استفادہ کرتے رہینگے تب تک ہماری نعمتوں میں اضافہ ہوتا رہیگا اور ہم دولت، عزت، شہرت، رفعت وبلندی حاصل کرتے رہنگے۔ اس لئے ملت کے طلبا سے گزارش ہے کہ اس موقع کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے اور SATHEE پورٹل سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے میڈیکل وانجینئرنگ کے شعبہ میں کامیابی حاصل کریں۔

اسرائیلی فوج کی وسطی غزہ میں پناہ گزین کیمپوں کی جانب پیش قدمی کے باعث ڈیڑھ لاکھ فلسطینی نقل مکانی پر مجبور

اقوام متحدہ کے مطابق اسرائیلی فوج کی وسطی غزہ میں پناہ گزین کیمپوں کی جانب پیش قدمی کے باعث تقریباً ڈیڑھ لاکھ فلسطینی ان علاقوں سے نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں۔ عینی شاہدین اور حماس کے عسکری ونگ کی جانب سے بی بی سی کو بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی ٹینک بوریج کیمپ کے مشرقی مضافات میں پہنچ چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے حال ہی میں اپنے زمینی حملے کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اس میں بوریج، نصیرات اور المغازی پناہ گزین کیمپوں کو بھی شامل کیا ہے جہاں ہزاروں فلسطینی اس لیے مقیم تھے کیونکہ انھیں اسرائیل کی جانب سے سات اکتوبر کی جنگ کے آغاز کے بعد شمالی غزہ سے انخلا کا کہا گیا تھا۔ غزہ میں وزارت صحت نے بتایا ہے کہ جمعرات کو غزہ میں اسرائیلی بمباری سے درجنوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ادھر مصر نے اعلان کیا ہے کہ اس نے لڑائی روکنے کے لیے تین مرحلوں پر مشتمل تجویز پیش کی ہے جس کا اختتام جنگ بندی کے ساتھ ہو۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق 11 ہفتوں کی لڑائی کے دوران غزہ میں 21 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں۔ اسرائیلی فوج نے وسطی غزہ کے علاقوں بشمول بوریج اور نصیرات کیمپوں کو خالی کرنے کا مطالبہ کیا اور متاثرہ علاقوں میں تقریباً 90 ہزار افراد اور 61 ہزار بے گھر افراد کو جنوب کی طرف دیر البلاح قصبے کی طرف جانے کے لیے کہا گیا تھا۔ تاہم اقوام متحدہ نے جمعرات کو متنبہ کیا کہ دیر البلاح میں لوگوں کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ وہاں 'پہلے سے بہت زیادہ افراد پناہ لیے ہوئے ہیں'۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ رفح شہر جو پہلے ہی غزہ کا سب سے زیادہ گنجان آباد شہر بن چکا ہے- نے نئے علاقوں میں اسرائیلی زمینی افواج کی دراندازی کے درمیان حالیہ دنوں میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ افراد کی منتقلی دیکھی ہے۔ 60 سالہ عمر نے بتایا کہ وہ اپنے خاندان کے 35 سے زائد افراد کے ساتھ بوریج سے بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ انھوں نے خبر رساں ایجنسی روئٹرز کو فون پر بتایا کہ 'وہ لمحہ آ گیا ہے۔ کاش ایسا کبھی نہ ہوتا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ نقل مکانی ناگزیر ہوگئی ہے--- اسرائیل کی اس وحشیانہ جنگ کی وجہ سے اب ہم دیر البلاح میں ایک خیمے میں ہیں۔' غزہ میں پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی کے ڈائریکٹر ٹام وائٹ نے کہا ہے کہ 'زیادہ سے زیادہ لوگوں کو غزہ کے جنوب میں واقع شہر رفح جانے کے لیے دھکیلا جا رہا ہے۔' غزہ میں وزارت صحت نے جمعرات کو اعلان کیا کہ رفح میں ایک عمارت پر اسرائیلی فضائی حملے میں 20 افراد ہلاک ہوئے جس میں بے گھر شہری رہائش پذیر تھے۔ المغازی پر ایسے ہی اسرائیلی حملوں میں 50 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ فلسطینی میڈیا کے مطابق 'مہلک ترین' واقعہ بیت لاہیا میں پیش آیا جہاں چار عمارتوں پر مشتمل ایک رہائشی کمپلیکس تباہ ہونے کے بعد 30 افراد ہلاک ہو گئے۔ صحافی باسل خیر الدین نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ ان کے خاندان کے 12 افراد عمارت کے ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے نو پڑوسی لاپتہ ہیں۔ فلسطینی ہلال احمر کے مطابق خان یونس میں الامال ہسپتال کے قریب ایک اپارٹمنٹ پر اسرائیلی گولہ گرنے سے 10 افراد ہلاک ہوئے۔ ہسپتال کے سامنے اسی طرح کے ایک واقعے کے ایک دن بعد فلسطینی ہلال احمر کے مطابق 31 افراد ہلاک ہوئے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان ڈینیئل ہاگری نے بدھ کے روز صحافیوں کو بتایا کہ شہر (خان یونس) ''حماس کے لیے دہشت گردی کا ایک بڑا مرکز ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ فورسز تیسرے دن بھی بوریج کے علاقے میں لڑ رہی ہیں، یہ بتاتے ہوئے کہ انہوں نے ''بہت سے دہشت گردوں کو ختم کیا اور دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا۔'' رہائشیوں نے رائٹرز کو بتایا،''جمعرات کو شدید لڑائی جاری رہی جب اسرائیلی ٹینکوں نے شمال اور مشرق سے گنجان آباد بوریج کیمپ کی طرف پیش قدمی کی۔'' حماس نے ایک ویڈیو کلپ بھی شائع کیا جس میں کہا گیا ہے کہ اس کے جنگجو اسرائیلی فوجیوں اور گاڑیوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ اسے غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، اتوار کو مغازی کیمپ پر فضائی حملے کے نتیجے میں ''شہریوں کو پہنچنے والے نقصان'' پر افسوس ہے۔ فوج کے بیان میں کہا گیا ہے کہ لڑاکا طیاروں نے ''دو قریبی اہداف پر بمباری کی جن کے قریب حماس کے کارکن موجود تھے۔'' اسرائیل میں، ہزاروں نوجوانوں نے - جو حماس کے حملوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں- نے ایک مارچ میں حصہ لیا تاکہ غزہ میں حماس اور دیگر مسلح گروپوں کے زیر حراست 100 سے زائد یرغمالیوں کی واپسی کے لیے نئے معاہدے کا مطالبہ کیا جا سکے۔ شیری خیالی نے بی بی سی کو بتایا: ''میں کبوتز کفار عزہ سے ہوں۔ میں وہاں 7 اکتوبر کو تھا۔ میرے لوگوں کو اغوا کیا گیا تھا۔ ہم انہیں اب واپس چاہتے ہیں۔'' اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر وولکر ترک نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ مقبوضہ مغربی کنارے میں ''غیر قانونی قتل'' کا سلسلہ بند کرے۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ نے 7 اکتوبر سے مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج اور آباد کاروں کے ہاتھوں 300 فلسطینیوں کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم کے ترجمان نے اس رپورٹ کو 'مضحکہ خیز' قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا اور کہا کہ یہ اسرائیلیوں کے لیے بڑے سیکورٹی خطرات کو ''کم کرتی'' ہے۔

غزہ کے المغازی کیمپ پر بمباری میں 'وسیع پیمانے پر عام شہریوں کو نقصان پہنچا'، اسرائیل کا اعتراف

اسرائیلی فوج نے 24 دسمبر کو غزہ میں پناہ گزین کے المغازی کیمپ پر اپنے فضائی حملے میں معصوم شہریوں کو پہنچنے والے نقصان پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ اسرائیلی دفاعی فورسز کے ایک اہلکار نے بی بی سی کو بتایا کہ اسے 'شہریوں کو پہنچنے والے نقصان پر افسوس ہے۔' اسرائیلی فوج کے ایک اہلکار نے ملک کے سرکاری نشریاتی ادارے کو بتایا کہ حملے میں 'غلط ہتھیار استعمال کیا گیا' اور اس سے 'وسیع پیمانے پر کولیٹرل (شہریوں کو) نقصان پہنچا۔' گذشتہ اتوار کو اسرائیل نے مرکزی غزہ کے المغازی کیمپ پر بمباری کی تھی جس میں کم از کم 86 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ حماس کے زیرِ انتظام فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران فضائی حملوں میں 210 فلسطینیوں کی اموات ہوئی ہیں۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ فوج اسرائیل اور لبنان کے بیچ سرحد سے عسکری گروہ حزب اللہ کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کرے گی اگر اس کے حملے جاری رہے۔ اقوام متحدہ نے متنبہ کیا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں صورتحال خراب ہو رہی ہے۔ اس نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ فلسطینیوں کی 'غیر قانونی ہلاکتیں بند کرے۔' 7 اکتوبر کو حماس کے اسرائیل پر حملے میں کم از کم 1200 افراد ہلاک ہوئے تھے اور قریب 240 افراد کو یرغمال بنایا گیا تھا۔ غزہ میں وزارت صحت کا کہنا ہے کہ اسرائیلی جوابی کارروائیوں میں 21320 سے زیادہ افراد مارے گئے ہیں۔

22 جنوری کو مذہبی تہوار پر عدالتوں کو بند کرنے اور تعطیل کا اعلان کرنے کا مطالبہ

ملک بھر میں (اے آئی ایل یو) کی طرف سے وسیع احتجاج کا فیصلہ

نئی دہلی: 20/جنوری (پریس ریلیز) بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین منن کمار مشرا نے چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کو خط لکھ کر ملک کی تمام عدالتوں میں 22 جنوری کو تعطیل کا اعلان کیا ہے۔ آل انڈیا لائرز یونین (اے آئی ایل یو) اور ملک کی کئی دیگر وکلاء تنظیموں اور وکلاء اور ججوں نے اس کارروائی کے خلاف سخت اعتراض اور ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اے آئی ایل یو کا ماننا ہے کہ رام مندر، ایودھیا یا کسی اور مندر میں پران پرتشٹھا صرف ایک مذہبی عمل ہے نہ کہ حکومت کا کام جس طرح موجودہ مرکزی حکومت ماحول کو برقرار رکھ رہی ہے۔ اس دن کوئی مذہبی تہوار نہیں ہوتا۔ لیکن انتخابات میں فائدہ حاصل کرنے کے لیے ملک میں فرقہ وارانہ پولرائزیشن کی جارہی ہے۔ یہ پروگرام سیاسی مہم اور انتخابی تیاری کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ ایسے مذہبی اور فرقہ وارانہ پولرائزیشن اور سیاسی پروپیگنڈے کا حصہ بننا عدالتوں کا کام نہیں ہے۔ عدالت کو اپنے وجود، آزادی اور عدالتی خودمختاری کو حکومت کے ماتحت نہیں کرنا چاہیے۔ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ 22 تاریخ کو ایودھیا کے جشن کی کوئی مذہبی، ثقافتی، قومی یا بین الاقوامی اہمیت نہیں ہے۔ اس مشق کا مقصد بنیادی طور پر سخت گیر سیاسی ہندوازم کو ہندوستانی قوم پرستی کے طور پر پیش کرنا، مذہب کی سیاست کرنا اور آئندہ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں مذہبی پولرائزیشن بنا کر ووٹ حاصل کرنا ہے۔ مندر مسجد تنازعہ، بابری مسجد کا انہدام اور اس کے بعد ہونے والے فسادات، توڑ پھوڑ، آتش زنی، فرقہ پرست تنظیموں اور دونوں مذاہب کے لوگوں کے ذریعہ قتل اور عصمت دری نے قوم کے سماجی تانے بانے کو تباہ کر دیا۔ یہ پورا واقعہ جدید ہندوستان کی سیاسی اور اخلاقی اقدار پر ایک زخم ہے۔ اس لیے اس مندر کی تقریب کے دن چھٹی دینا آئین ہند کی سیکولر اور جمہوری اقدار کے خلاف سراسر غلط اور نامناسب اشارہ ہے۔ بار کونسل آف انڈیا سے اس طرح کی اجازت طلب کرنا اور دینا چیف جسٹس آف انڈیا کے دائرہ اختیار سے باہر ہے اور چیف جسٹس آف انڈیا کے وقار کی توہین ہے۔ سیکولر آئینی اخلاقیات کی اقدار کا تحفظ اور ان کو برقرار رکھنا عدالتی نظام کا فرض ہے۔ بار کونسل آف انڈیا کا اس طرح حکمران جماعت کے مذہبی سیاسی ایجنڈے میں شامل ہونا غلط ہے۔ اسی لیے بی سی آئی کے صدر کی طرف سے معزز چیف جسٹس آف انڈیا سے چھٹی کا اعلان کرنے کی درخواست کرنے والا خط انتہائی قابل اعتراض، نامناسب اور ناقابل قبول ہے۔ بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین کا یہ اقدام یکطرفہ ہے۔ نہ ہی بی سی آئی اور نہ ہی اس کا چیئرمین ہندوستان میں وکلاء کی اکثریت کی خواہشات کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان کی ذاتی مرضی عدلیہ کے ان تمام اجزاء کی خواہشات کے خلاف ہے جو ہندوستان کی آئینی اقدار میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کے تحفظ کے لیے قانونی جنگ لڑتے ہیں۔ آل انڈیا لائرز یونین بی سی آئی کے صدر کے اس قابل اعتراض رویے اور اقدام کی سخت مذمت کرتی ہے اور اس خط کو فوری واپس لینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس طرح کا پریس نوٹ ایڈوکیٹ باباصاحب واولکر (چیئرمین، مہاراشٹر اسٹیٹ) نے جاری کیا ہے۔

ساکی ناکہ میں جشن ہندوستان ۲۱/واں عالمی مشاعرہ ومفت تقسیم سلائی مشین

ممبئی: 20 جنوری (پریس ریلیز) گزشتہ ۲۰/برسوں سے دوستی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام غریب ونادار و مستحق بچیوں کو تعلیم اور روزگار کے لیے مفت میں نہ صرف ٹریننگ دی جاتی ہے بلکہ انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لیے انہیں روٹی روزی سے جوڑنے کا کام بھی کیا جا رہا ہے۔ سوسائٹی کے صدر جمال خان نے بتایا کہ گزشتہ ۲۰/برسوں سے اندھیری، ساکی ناکہ، کرلا اور اطراف و اکناف کے غریب و نادار اور بے سہارا بچیوں کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی غرض سے انہیں مفت میں سلائی مشین دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے گھر کے افراد خانہ کی پرورش کرسکیں۔ اسی سلسلے کو قائم رکھتے ہوئے آنے والی ۲۵/جنوری کو سینٹ جوڈے ہائی اسکول گراؤنڈ ۹۰/فٹ روڈ ساکی ناکہ (اندھیری ایسٹ) میں خواتین اور بچیوں کے تئیں تعلیمی بیداری لانے کے لئے ایک مفت ۲۱/واں عالمی مشاعرہ بنام ''تحریک تعلیم نسواں'' کے نام سے کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام میں جہاں عالمی شہرت یافتہ شعرائے کرام اور شاعرات تشریف لا رہے ہیں وہیں اس پروگرام کی صدارت سابق وزیر اوقاف برائے اقلیتی امور عارف نسیم خان کریں گے۔ اسی پروگرام میں بچیوں کو سلائی مشین کے علاوہ ان میں تعلیم کے فروغ کو عام کرنے کی غرض سے انہیں تعلیم سے منسلک کتابیں وغیرہ بھی مفت میں دی جائے گی۔ دوستی ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر جمال خان کا کہنا ہے کہ کوئی بھی غریب ونادار بچے اور والدین ہم سے فون نمبر 9821373736 پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

22 جنوری 2024 کے پس منظر میں تحریر

سعدیہ فاطمہ عبدالخالق مدینۃ العلوم گرلز پرائمری اسکول ناندیڑ

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جب سے زمین پر بھیجا ہے، زندگی گذارنے کے طریقوں سے بھی واقفیت دلائی ہے، وقتاً فوقتاً اشاروں میں رفتہ رفتہ زندگی کو آگے کی سمت لی جانے کے راستے بتائے، کئی نبیوں کی آمد ہوئی ہر نبی کو الگ الگ انداز میں دنیا کی تبدیلی بتائی، آخری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد باعث فطرت حسن ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کے نور سے مزین کرنے والی راہ کے لئے بھی مخصوص رہبری کے لئے بھیجا گیا، آپ اور ہم اسی بات سے جڑے ایک حصہ ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ساری نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں، وقت کے بہاؤ میں انسان اتنا آگے نکل رہا ہے کہ وہ ساری دنیا کو روز بروز اپنے قبضے میں لینا چاہتا ہے، اور یہی علامات اپنے ایمان کی کمزوری کا واضح ثبوت دے رہی ہے، انسان کتنا بھی اونچا اڑ جائے، وہ زمین کا حصہ ہی رہے گا، مغربیت کے نقش قدم پر چل کر ہر دن ایک نیا دن منانا چاہتا ہے، یہ ڈے، وہ ڈے، فلاں ڈے، منا کر خود کی موجودگی کا ثبوت دینے کی بہت خواہش رکھتا ہے، زمینی حکومت کے فیصلے خود ہی صادر کرکے وقت کا بادشاہ ثابت کرنے کے لئے کیسے کیسے مہر ثبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس زمین پر چال چلن کی باتیں اپنی ہدایت نامے میں بتائی ہے، دنیا وآخرت کی پلاننگ بک جو آسمان سے اتاری گئی، قرآن کریم ومجید، کو رگ وپے میں اتارنے کا اشارہ ملا ہے، روح کو سیراب کرنے کی ہدایت ملی ہے، صبر سے جڑے رہنے کی تلقین دی گئی ہے، اس واحد لاشریک نے جب سے آدم اور حوا کو زمین پر اتارا ہے تب سے لے کر ××× ثور،، پھونکے جانے تک کے وقت تک کیا کچھ ہونے والا ہے اسے علم ہے، 1445، ہجری میں، 22 جنوری 2024 کا دن آئے گا اور کیلنڈر کا ایک دن گذر جائے گا، سورج اور چاند اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں گے، کائنات کی تمام چیزیں وقت مقرر پر آداب بجا لائیں گی، ایمان والوں ۔۔۔۔ تمھیں تو ساڑھے چودہ سو سال پہلے درس دیا گیا ہے، کیا تمہیں صلح حدیبیہ،، یاد نہیں، کہ ایمان والوں کو شر سے بچانے کے لئے خیر کا راستہ نکالا گیا، ہر، دو، صورت میں نقصان کا اندیشہ، یاد کرو وہ منظر، اپنی روح کو تازہ کرلو، اور اپنی صفیں درست کرلو، اور اپنے آپ کو معاہدے کے اس پہلو میں رکھو کہ راستے میں ہی فتح مبین کا اشارہ مل گیا، سبحان اللہ، حدیبیہ،، وہ مقام ہے جہاں صلح حدیبیہ،، ہوا، مدینہ اور مشرکین مکہ کے درمیان مارچ 628ء کو ایک معاہدہ ہوا، جسے صلح حدیبیہ،، کہتے ہیں، عربی میں صلح الحدیبیہ،، کہتے ہیں، مکہ معظمہ سے 16 کلومیٹر دور، جانب مدینہ منورہ ایک میدان اور وہاں کے ایک درخت کا نام حدیبیہ ہے یہاں ایک کنواں بھی حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے، 6ھ میں اس جگہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ سے ایک معاہدہ طے کیا جو صلح حدیبیہ،، کے نام سے مشہور ہے، اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو فتح مبین،، قرار دیا، یہاں 1400 صحابہ نے بعیت کی جسے بعیت رضوان،، کہا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ان بعیت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوش خبری سنائی گئی ہے، جدہ سے اس کا فاصلہ تقریباً 48 کلومیٹر ہے، آج کل اسے شمسی،، کہتے ہیں، یہ معاہدہ محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)،، اور سہیل بن عمرو کے درمیان ہوا علی ابن ابی طالب نے رقم کیا، یعنی قریش اور مسلمان ۔۔ (دیگر قبائل جو ان کے ساتھ مل چکے تھے)، اس معاہدے کے بہت سودمند اثرات ظاہر ہوئے، واپسی کے دوران،، سورہ فتح،، نازل ہوئی، سبحان اللہ، اہل ایمان کا بھی یہ وصف بیان ہوا ہے کہ وہ اللہ کے رضوان کی طلب رکھتے ہیں، سورہ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے بارے میں ارشاد ہے اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ لوگ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تم ان کو اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں رکوع وسجود میں سرگرم پاؤ گے،، (فتح:29) ---- یہ خوشنودی یا رضوان،، اللہ اور اس کے پیغمبر کے بتائے ہوئے طریق کار ہی کو اپنا کر حاصل کی جاسکتی ہے، خود اپنے پاس سے نیا طریق یا سلوک وضع کرلینا یا وحی کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے کو معرفت کا رستہ سمجھ لینا گمراہی کا باعث بن جاتا ہے، فتح مبین ہی شر کے پہلو میں خیر کا فیصلہ ہے، مالک حقیقی خود جانتا ہے کہ سچائی کیا ہے، فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش کلامی ایک اعلیٰ مثال ہے، ہمیں چاہئے کہ موجودہ حالات میں صبر سے کام لیں، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، ہم خود اپنے درمیان میں معصوم سی جانوں کو مدنظر رکھیں، صنف نازک کو مدنظر رکھیں، بزرگوں کو مدنظر رکھیں، مجبوروں کو مدنظر رکھیں اور ساتھ ہی ساتھ مخالفین کی بھی یہی نفوس کو مدنظر رکھتے ہوئے، صبر کا مظاہرہ کریں (اپنے لئے جو بھلا چاہو دوسرے کے لئے بھی وہی سوچ رکھیں)... مالک حقیقی سے التجاء کریں، واحد لاشریک سے ہی خیر کی امید رکھیں، متحرک ہونا یعنی ان تمام کو تکلیف پہچانا ہے۔

کینیڈا نے 300 سے زائد افغان پناہ گزینوں کو آبادکاری کیلئے خوش آمدید کہا

اوٹاوا۔20 رجنوری۔ایم این این۔کینیڈا نے جمعرات کو پاکستان سے سسکاٹون کے لیے چارٹر فلائٹ میں 314 افغان شہریوں کا خیر مقدم کرکے اپنی انسانی ہمدردی کی کوششوں میں ایک اہم قدم اٹھایا۔ یہ اقدام، امیگریشن، ریفیوجیز اینڈ سٹیزن شپ کینیڈا کی طرف سے سہولت فراہم کی گئی، افغان مہاجرین کو کینیڈا کی مختلف کمیونٹیز بشمول اوٹاوا، سرے اور ٹورنٹو میں آباد کرنے کے وسیع تر عزم کا حصہ ہے۔ اگست 2021 سے، طالبان کی اقتدار میں واپسی اور دو دہائیوں کے تنازعہ کے بعد امریکی انخلاء کے بعد، کینیڈا نے 000,45 سے زیادہ افغانوں کو پناہ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ طالبان حکومت نے خاص طور پر خواتین پر سخت پابندیاں عائد کردی ہیں، ان کی تعلیم تک رسائی کو محدود کر دیا ہے اور انہیں عوامی زندگی اور ملازمت کے بیشتر شعبوں سے روک دیا ہے۔ سسکاٹون پہنچنے والوں میں عرفان اللہ نوری بھی شامل تھا، جو 113 دیگر مہاجرین کے ساتھ سفری دستاویزات مکمل کرنے کے لیے اسلام آباد میں 18 ماہ سے انتظار کر رہے تھے۔ نوری، جس کے خاندان کے افراد بشمول اس کے والد اور بھائی جو پہلے افغانستان میں کینیڈین فوج میں ملازم تھے، مہینوں پہلے کینیڈا پہنچے تھے، نے اپنے کینیڈا کے سفر پر راحت اور خوشی کا اظہار کیا۔ نوری نے کہا،''میں ایک بہتر مستقبل، تعلیم حاصل کرنے اور اپنے خاندان کی کفالت کے لیے کینیڈا آیا ہوں۔ اگرچہ انہوں نے طالبان کے دور حکومت میں افغانستان میں موجود رشتہ داروں کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا۔ گزشتہ نومبر سے اب تک 000,450 سے زائد افغانوں سمیت غیر دستاویزی غیر ملکیوں کو ملک بدر کرنے کی پاکستان کی حالیہ پالیسی کینیڈا کے اقدام کی اہمیت اور بروقت ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ نوری کے لیے، جس کے خاندان کے افراد سسکاٹون میں ہیں، دوبارہ آبادکاری کا عمل ہموار ہوسکتا ہے۔ تاہم، اس طرح کے کنکشن کے بغیر بہت سے لوگوں کے لیے، منتقلی مزید چیلنجز کا باعث بنتی ہے۔ سسکاٹون اوپن ڈور سوسائٹی، جس کی قیادت سی ای او علی ابوکر کر رہے ہیں، آبادکاری کی ان کوششوں میں سب سے آگے ہے۔ 150 عملے اور کمیونٹی رضاکاروں کی ایک ٹیم کے ساتھ، سسکاٹون اوپن ڈور سوسائٹی ان کمزور افراد کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ابوبکر نے وضاحت کی کہ ہمارا بنیادی کام مہاجرین کی ابتدائی آبادکاری کرنا ہے اور ہم انہیں خدمات کے ساتھ بھی جوڑتے ہیں، ہم سیٹ اپ میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ نئے آنے والوں میں سے، تقریباً 40 ساسکاٹون میں رہیں گے، 50 کا سفر ساسکیچوان کے اندر دوسرے شہروں کے لیے ہے، اور بقیہ کو ملک بھر میں دوبارہ آباد کیا جائے گا۔ کمیونٹی رضاکاروں، جیسے جان گوزیل، نے بھی اہم کردار ادا کیا، نئے آنے والوں کو ان کی ابتدائی ضروریات میں مدد کرنے کے لیے ہوائی اڈے پر اپنا وقت اور مدد کی پیشکش کی۔ سسکاٹون اوپن ڈور سوسائٹی نے کینیڈین سوسائٹی کے ان نئے اراکین کی مدد کرنے میں اجتماعی ذمہ داری پر زور دیتے ہوئے کمیونٹی سے وقت یا رقم کے عطیات کے ذریعے مزید مدد کی اپیل کی ہے۔

ناندیڑ ضلع میں زیر بحث کمسن لڑکی کی جنسی زیادتی وقتل معاملہ

پولس نے ملزم کو گرفتار کرلیا، 12 دن کا پی سی آر

ناندیڑ۔?20 جنوری (حیدر علی): ناندیڑ کے مدکھیڑ پولس اسٹیشن میں گذشتہ دنوں ایک دلسوز واقعہ پیش آیا تھا۔ 6 سالہ بچی کو وحشیانہ جنسی زیادتی کا نشانہ بنا کر قتل کر کے اس کی لاش گھر سے 17 کلومیٹر دور پھینک دی گئی۔ قاتل کو پوکسو کورٹ کے اسپیشل جج سی وی مراٹھے نے 12 دن کی پولیس حراست میں بھیج دیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار، ڈاکٹر ایڈیشنل ایس پی کھنڈے رائے دھرنے، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار نائک، لوکل کرائم برانچ کے پولس انسپکٹر ادے کھنڈرائینے ایک پریس کانفرنس میں یہ معلومات دی۔ 14 جنوری کو مدکھیڑ تعلقہ سے ایک 6 سالہ بچی لاپتہ ہوگئی۔ اس کی لاش 15 جنوری کو اس کے گھر سے 17 کلومیٹر دور ملی تھی۔ لڑکی کو وحشیانہ جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس معاملہ میں مدکھیڑ پولیس اسٹیشن میں لڑکی کے والد کی شکایت پر تعزیرات ہند کی دفعہ 201(B)(A),376(A)363,302,366 کے علاوہ بچوں کے جنسی استحصال تحفظ ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت درج کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ کی تفتیش ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار نائک کو سونپی گئی تھی۔ اس معاملے میں پولیس نے دو افراد کو تفتیش کے لیے حراست میں لیا تھا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار نائک، اسسٹنٹ انسپکٹر آف پولس چندرکانت پوار کے ساتھ کئی پولس افسران اور پولس اہلکاروں نے ایک ملزم دھونڈیبا فولاجی پانچاڑ (23) کو عدالت میں پیش کیا۔ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ایڈوکیٹ رنجیت دیشمکھ نے اس معاملے میں پولس تحویل کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں بہت سے حقائق کو ظاہر کرنے کے لئے پولس کسٹڈی کی اشد ضرورت ہے۔ دلائل سننے کے بعد جج سی وی مراٹھے نے 6 سالہ معصوم بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے اور اس کا قتل کرنے والے قاتل دشرتھ عرف دھونڈیبا فولاجی پانچاڑ (23) کو 12 دن یعنی 31 جنوری تک پولس حراست میں بھیج دیا ہے۔

لوہا۔ ناندیڑ شاہراہ پر واقع دوکان میں چوری

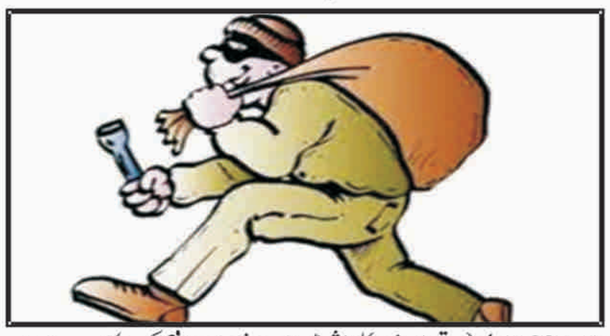

ناندیڑ: 20 رجنوری (ورق تازہ نیوز) لوہا شہر میں ناندیڑ شاہراہ پر واقع ایک دوکان سے چوروں نے سامان چوری کرلیا۔ اس معاملے میں فریادی کی شکایت پر لوہا پولس نے نامعلوم چور کے خلاف مقدمہ درج کردیا ہے۔ تفصیل کے مطابق شہر کے شمشان بھومی کے قریب واقع سدگرو انجینئرنگ ورکس نامی دوکان میں 17 تا 18 جنوری کی درمیانی شب نامعلوم چور شٹر توڑ کر اندر داخل ہوئے اور نئے اور پرانے تانبے کے تیار کردہ تار اور دیگر سامان جس کی کل مالیت یک لاکھ 99 ہزار 900 روپے بتائی جارہی ہے۔ سچین رمیش کی شکایت پر لوہا پولس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی۔

مراٹھا برادری کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے

23 جنوری سے پربھنی ضلع میں سروے شروع کیا جائے گا

سروے کے کام کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کی درخواست

پربھنی: 20 رجنوری (ورق تازہ نیوز) مراٹھا برادری کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی کی تحقیقات کے لیے ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے طے کردہ معیار کے مطابق حکومت نے سروے کا کام جنگی سطح پر مکمل کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ اس سروے کے کام کے لیے ضلعی سطح پر ضلع مجسٹریٹ اور کمشنر مہانگر پالیکا کو نوڈل افسر کے طور پر اختیار دیا گیا ہے۔ گوکھلے انسٹی ٹیوٹ، پونے نے سروے کے کام کے لیے سافٹ ویئر تیار کیا ہے اور ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے ذریعہ تیار کردہ سوالنامے میں معلومات کو گاؤں کی سطح پر مقرر کردہ شمار کنندگان موبائل فون کے ذریعے پُر کریں گے۔ اس کام میں پربھنی ضلع کے دیہی علاقوں اور میونسپل علاقوں کے لیے 3141 شمار کنندگان اور 204 نگرانوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ مہانگر پالیکا علاقہ کے لئے 705 شمار کنندگان اور 47 سپروائزر مقرر کئے گئے ہیں۔ سپروائزروں اور شمار کنندگان کو تربیت دینے کے لیے پربھنی ضلع میں 14 ماسٹر ٹرینرز کا تقرر کیا گیا ہے۔ ریذیڈنٹ سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی مدد کے لیے اسسٹنٹ نوڈل آفیسرز ہیں۔ نیز، تحصیلدار تحصیل سطح پر نوڈل افسر ہے اور نائب تحصیلدار اسسٹنٹ نوڈل افسر ہیں۔ اسی مناسبت سے آج 20 جنوری 2024 کو ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کی طرف سے ماسٹر ٹرینرز کی رہنمائی میں ضلع مجسٹریٹ کی موجودگی میں نوڈل افسروں، اسسٹنٹ نوڈل افسروں، ماسٹر ٹرینرز اور تالک سطح کے سب ٹرینرز کی تربیت مکمل ہوئی۔ نیز 21 اور 22 جنوری کو ہر تعلقہ میں شمار کنندگان اور نگرانوں کی تربیت کا انعقاد کیا جائے گا۔ گاؤں کی سطح پر براہ راست سروے کا کام 23 جنوری سے شروع ہوگا۔ ہر شمار کنندہ 100 خاندانوں کا دورہ کرے گا اور ہر گھر کا سروے کرے گا اور سروے شدہ گھر کو مارکر پین سے نشان زد کیا جائے گا۔ مذکورہ سروے کا کام 23 جنوری سے 31 جنوری تک کیا جائے گا اور اس کے تحت ہر کونٹو باس کا دورہ کیا جائے گا۔ تاہم، ہر خاندان کے ایک فرد سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ گھر پر رکیں اور سروے کرنے والے شمار کنندگان کو اپنے خاندان کے بارے میں درست معلومات دیں۔ اس کے علاوہ کنبی ذات کا ریکارڈ تلاش کرنے کے لیے کام کرنے والے تمام محکموں کو تحریری ہدایات دی گئی ہیں، جن دیہات میں ریکارڈ التوا کا شکار ہے وہاں دوبارہ ریکارڈ کی تصدیق کی مہم چلانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ قبل ازیں پائے جانے والے کنبی ذات کے ریکارڈ کی فہرست ضلعی پورٹل کے ساتھ ساتھ متعلقہ گاؤں میں بھی شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کنبی ذات کے سرٹیفکیٹس کی تقسیم کے لیے درخواستوں کی قبولیت اور اسناد کی تقسیم کے لیے خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ پربھنی کے ضلع مجسٹریٹ رگھوناتھ گاوڑے نے اس کا فائدہ اٹھانے اور پربھنی ضلع میں 23 جنوری 2024 سے 31 جنوری 2024 تک ہونے والے سروے کے انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔

☆☆☆☆☆

بیڑ کی خاتون کانسٹبل

جنس کی تبدیلی کے بعد باپ بن گئی

بیڑ: مہاراشٹرا بیڑ ضلع کی ایک خاتون پولیس کانسٹیبل جس نے جنسی تبدیلی کی سرجری کروا کر مرد بن گئی تھی اس نے 2020 میں شادی کی اور وہ اب باپ بن گیا ہے۔ للت کمار سالوے راجے گاوں مجلل گاوں کا تعلقہ کا رہنے والا ایک بچی کا باپ 15 جنوری کو بن گیا۔ للت سالوے 1988 میں پیدا ہوا تھا اس نے محسوس کیا تھا کہ اس کے جسم میں تبدیلی 2013 سے آرہی ہے اور پھر اس نے طبی معائنے کروائے جس میں یہ توثیق ہوگئی کے اس میں وائی کروموزومس موجود ہیں جبکہ مردوں میں ایکس اور وائی جنسی کروموزومس پائے جاتے ہیں خواتین میں دو ایکس کروموزومس ہوتے ہیں ڈاکٹروں نے بتایا کہ سالوے کی صنف ڈسفوریا کا حامل ہے اور مشورہ دیا کہ اس کی جنسی سرجری کی جائے۔ کانسٹیبل کی جنسی تبدیلی کی اجازت ریاستی حکومت سے 2018 میں حاصل کی اور 2018-20 کے درمیان اس کی تین سرجریاں کی گئیں جس کے بعد سالوے نے چھترپتی سمبھاجی نگر کی ایک خاتون سے 2020 میں شادی کی۔

نوجوان پائلٹ احمد اویس نے ہائی وے پر ہنگامی لینڈنگ کرکے مسافروں کو بچالیا

ورجینیا: امریکہ میں ایک چھوٹے طیارے نے خراب موسم کے باعث ہائی وے پر ہنگامی لینڈنگ کرڈالی۔ امریکی میڈیا کے مطابق جمعہ کی سہ پہر کو واشنگٹن ڈلس انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے اڑان بھرنے والے ایک چھوٹے مسافر طیارے نے خراب موسم کے باعث چند ہی منٹ بعد ہنگامی طور پر ورجینیا کے ہائی پر لینڈنگ کی۔ طیارے نے ڈیلس ایئرپورٹ سے لنکاسٹر، پینسلوینیا جانے کے لیے اڑان بھری تھی، طیارے میں 7 افراد سوار تھے، خوش قسمتی سے حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، عملہ اور مسافروں میں سے کوئی بھی زخمی نہیں ہوا، پولیس حکام کا کہنا تھا کہ طیارے کو فلوریڈا کا 27 سالہ پائلٹ احمد اویس اڑا رہا تھا، مسافروں میں ایک 15 سالہ لڑکا بھی شامل تھا۔ ورجینیا اسٹیٹ پولیس نے ایک بیان میں کہا کہ حکام کو ایک نجی طیارے کے لاو?ڈون کاو?نٹی میں دوپہر ایک بجے سے کچھ قبل ہنگامی لینڈنگ کی اطلاع ملی، پائلٹ مہارت کے ساتھ سنگل انجن والے سیسنا 208 کو بغیر کسی گاڑی سے ٹکرائے کاو?نٹی پارک وے کی مغربی طرف والی لین میں بحفاظت اتارنے میں کامیاب رہا۔ سدرن ایئر ویز ایکسپریس کے سی ای او اسٹین لٹل نے ایک بیان میں کہا کہ ایئرلائن کو یہ جان کر راحت ملی کہ کوئی زخمی نہیں ہوا، انھوں نے کہا "ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ تمام مسافر محفوظ رہے، ہم اپنے پائلٹس کے شکر گزار ہیں، جنھوں نے بالکل وہی کیا جس کی انھیں تربیت دی گئی تھی۔"

جرانگے پاٹل احتجاج کے لئے ممبئی روانہ

جالنا (مہاراشٹر): اپنے وعدے کو پورا کرتے ہوئے شیوبا تنظیم کے لیڈر منوج جرانگے پاٹل نے ہفتہ کی صبح اپنے آبائی گاؤں انتر والی-سرتی سے ہزاروں حامیوں کے ساتھ مراٹھا ریزرویشن کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے 'ممبئی مارچ' شروع کردیا۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق، جرانگے پاٹل نے 'جے بھوانی، جے شیواجی' کے نعروں اور زعفرانی جھنڈوں کے ساتھ ملک کے تجارتی دارالحکومت کی طرف قدم بڑھائے۔ پاٹل نے سنجیدگی سے کہا، "یہ مراٹھوں کے لیے انصاف کی لڑائی ہے۔ انہیں وہ ملنا چاہیے، جس کے وہ حقدار ہیں۔

مہاراشٹر میں ہم یہاں زیادہ سے زیادہ پارلیمانی سیٹیں جیتیں گے: رمیش چینیتھلا

سیٹ شیئرنگ پر بات چیت آخری مرحلے میں، اتحاد بہت مضبوط ہے

گڈ چرولی: ملک کو انتہا پسند مذہبی قوتوں کی جانب سے ایک بڑے چیلنج کا سامنا ہے اور ا?نے والے انتخابات میں ان قوتوں کا سختی سے مقابلہ کیا جائے گا۔ یہ منووادی طاقتیں ذات اور مذاہب کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان تصادم پیدا کر رہی ہیں۔ کانگریس لیڈر ایم پی راہل گاندھی نے ملک کو جوڑنے کے لیے کنیا کماری سے کشمیر تک بھارت جوڑو یاترا کی تھی اور اب وہ منی پور سے ممبئی تک بھارت جوڑو نیائے یاترا پر ہیں۔ ملک کی جمہوریت کو بچانے کے لیے ا?نے والے انتخابات میں ہم سب کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ مہاراشٹر میں کانگریس اور ایم وی اے کے لیے ماحول نہایت سازگار ہے اور ہم لوک سبھا انتخابات میں زیادہ سے زیادہ سیٹیں جیتیں گے۔ اس یقین کا اظہار مہاراشٹر کانگریس انچارج رمیش چینیتھلا نے کیا ہے، وہ یہاں میڈیا کے نمائندوں سے بات کررہے تھے۔ پارلیمانی انتخابات کی تیاریوں کے سلسلے میں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی طرف سے شعبہ جاتی جائزہ میٹنگیں جاری ہیں۔ گڈ چرولی میں کل (19 جنوری 24) مشرقی ودربھ کا جائزہ اجلاس ہوا۔ اس موقع رمیش چینیتھلا نے کہا کہ ا?ئندہ انتخابات ملک کے لیے بہت اہم ہیں۔ ملک کو توڑنے کی کوشش کرنے والی قوتوں کے خلاف مل کر لڑنے کی ضرورت ہے۔ بی جے پی حکومت اپوزیشن پارٹیوں کی ا?واز کو دبانے کے لیے ای ڈی، سی بی ا?ئی کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ ملک میں امن، ہم ا?ہنگی اور بھائی چارے کو برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہوگیا ہے۔ بی جے پی رام کے نام پر الیکشن لڑنے کی کوشش کر رہی ہے، وہیں دوسری طرف ریزرویشن کو لے کر مختلف طبقات کے درمیان زبردست تنازعہ پیدا کیا جارہا ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل سماجی ہم ا?ہنگی جیسے کئی سنگین مسائل ہیں۔ کانگریس پارٹی انتخابات میں ان مسائل پر زور دے گی۔ ریاستی انچارج نے کہا کہ سیٹ الاٹمنٹ کے سلسلے میں دہلی میں میٹنگ ہوئی ہے اور جلد ہی ایک اور میٹنگ ہوگی۔ اس کے بعد سیٹ الاٹمنٹ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

لوک سبھا انتخابات کے پس منظر میں 17 اور 18 فروری کو لونا والا میں کانگریس پارٹی کا ایک اہم کیمپ منعقد کیا گیا ہے۔ اس کا افتتاح رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی ا?ن لائن طریقے سے کریں گے اور اختتامی تقریر قومی صدر ملکارجن کھرگے کریں گے۔ اس کیمپ میں ریاست کے 300 سرکردہ لیڈران اور عہدیداران شرکت کریں گے۔ کانگریس کے ریاستی انچارج نے کہا کہ بی جے پی نے کرناٹک میں تخریب کاری کے ذریعے حکومت بنائی، لیکن عوام نے انتخابات میں بی جے پی کو شکست دی اور دوبارہ کانگریس پارٹی اکثریت سے کامیاب کیا۔ مہاراشٹر میں بھی ای ڈی، سی بی ا?ئی کا غلط استعمال ہوا ہے اور پارٹیوں کو توڑ کر حکومت بنائی گئی ہے۔ ا?نے والے انتخابات میں کرناٹک کی طرح مہاراشٹر میں بھی عوام بی جے پی کو اس کی حیثیت دکھائیں گے۔ چینیتھلا نے کہا کہ مہاراشٹر میں کانگریس اور مہاوکاس اگھاڑی کے لیے ماحول سازگار ہے اور ہم یہاں زیادہ سے زیادہ سیٹیں جیتیں گے۔ اس میٹنگ میں ریاستی صدر نانا پٹولے، قانون ساز پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھورات، سابق وزیر اعلیٰ اور سی ڈبلیو سی ممبر اشوک چوہان، سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوہان، اپوزیشن لیڈر وجے وڈیٹی وار، گوا کے انچارج مانیک راو? ٹھاکرے، کانگریس قبائلی شعبے کے قومی صدر شیواجی راو? موگھے، سابق مرکزی وزیر ولاس متموار، سابق وزیر ڈاکٹر نتن راو?ت، سنیل کیدار، رنجیت کامبلے، انیس احمد، ستیش چترویدی، ا?ل انڈیا کانگریس سکریٹری ا?شیش دووا، رام کشن اوجھا، ایم ایل اے سبھاش دھوتے، ایم ایل اے پرتیبھاتائی دھانورکر، ایم ایل اے ابھجیت ونجاری، ریاستی نائب صدر ا?رگنائزیشن وانتظامیہ نانا گاونڈے، اقلیتی محکمہ کے چیرمین وجاہت مرزا، چیف ترجمان اتل لونڈھے، قبائلی کانگریس کے ریاستی صدر اور سابق ایم ایل اے ڈاکٹر نام دیو اسنڈی، ریاستی کانگریس کے سکریٹری راجہ تڑکے سمیت مشرقی ودربھ کانگریس پارٹی کے ضلعی صدور، عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

رام مندر افتتاحی تقریب میں کیا شاہ رخ، سلمان خان اور عامر کو مدعو کیا گیا ہے؟

ممبئی: ایودھیا میں رام مندر کا افتتاح 22 جنوری کو ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لیے جن کو دعوت دی گئی ہے ان کے نام انٹرنیٹ پر پہلے ہی سامنے آچکے ہیں تاہم کچھ مشہور نام ایسے بھی ہیں جن کو اس کے لیے مدعو نہیں کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق جن بالی ووڈ اسٹارز کو دعوت نامے موصول ہو چکے ہیں ان میں عالیہ بھٹ، رنبیر کپور، اکشے کمار، کنگنا رناوت، ٹائیگر شروف، جیکی شروف، ہری ہرن، ابیتابھ بچن، ایوشمن کھرانا، انوشکا شرما اور رندیپ ہودا شامل ہیں۔ یہ نام سامنے آتے ہی فہرست انٹرنیٹ پر وائرل ہوگئی اور صارفین نے پوچھنا شروع کیا کہ شاہ رخ خان، سلمان خان اور عامر خان کے نام کہاں ہیں، کیا ان کو مدعو نہیں کیا گیا؟ یہی نہیں اس فہرست میں کرن جوہر، کترینہ کیف، شلپا سیٹھی، سنجے دت سمیت بالی وڈ کے دیگر اہم نام بھی دکھائی نہیں دے رہے۔ یہ امکان بھی ظاہر کیا جارہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ ابیتابھ بچن تو ایونٹ میں شریک ہوں لیکن ان کی بہو ایشوریا رائے بچن شریک نہ ہوں۔ دوسری جانب ایسی کوئی اطلاع بھی ابھی تک سامنے نہیں آئی کہ بالی ووڈ کی مشہور جوڑیاں جیسے رنویر سنگھ، دیپکا پاڈوکون، کرینہ کپور اور سیف علی خان کو رام مندر کی تقریب کے لیے مدعو کیا جارہا ہے یا نہیں۔ اسی طرح موہنالی، رجنی کانت، انوپم کھیر، مادھوری ڈکشٹ، چرن جیو، سنجے لیلا بھنسالی، دھنوش، رشاب شیٹھی، مدھر بھنڈرکر، اجے دیوگن، یش، پرابھاس، رام چرن اور سنی دیول کے نام بھی ایسے ہیں جن کو ابھی تک تقریب میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی ہے۔

500 روپئے کی نوٹ پر رام کی تصویر طبع کرانے ملعون راجہ سنگھ کا مطالبہ

حیدرآباد: بی جے پی رکن اسمبلی گوشہ محل ٹی راجہ سنگھ نے حکومت ہند سے پانچ سو روپے کی نوٹ پر رام کی تصویر شائع کرنے کا مطالبہ کیا۔ ا?ج مہاراشٹرا کے شامبھاجی پور میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ، تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور چند ممالک کی کرنسیوں پر ہندو دیوی، دیوتاو?ں کی تصاویر موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انڈونیشیا کی ا?بادی میں 80 فیصد مسلمان ہیں۔ اس کے باوجود وہاں کی کرنسی پر ہندو دیوی دیوتاو?ں کی تصاویر ہے۔ 22 جنوری کو ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے ضمن میں ہمارے ملک میں بھی پانچ سو روپے کے نوٹ پر رام کی تصویر شائع کرواتے ہوئے اس تقریب کو یادگار بنایا جانا چاہئے۔ راجہ سنگھ نے کہا کہ یہ صرف ان کی شخصی رائے نہیں ہے بلکہ ملک کے ایک سو کروڑ افراد کے جذبات کی ترجمانی ہے۔ قبل ازیں بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری وکریم نگر کے ایم پی بنڈی سنجے نے ریاستی حکومت سے 22 جنوری کو تعطیل دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ 22 جنوری کو ایودھیا کی مندر میں رام کی مورتی نصب کی جانے والی ہے۔

'ایک ساتھ انتخاب ہوا تو ہر 15 سال میں خریدنا ہوگا 10 ہزار کروڑ روپے کا ای وی ایم'، الیکشن کمیشن نے حکومت کو لکھا خط

ملک میں ایک ساتھ انتخاب کرانے کے لیے راستہ ہموار کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی صدارت میں ایک اعلی سطحی کمیٹی بھی اس کے لیے تشکیل دی جاچکی ہے اور رائے مشورہ کا عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ اس درمیان کئی اپوزیشن پارٹیوں نے کووند کمیٹی کو خط لکھ کر 'ایک ملک، ایک انتخاب' کو لے کر اعتراض ظاہر کیا ہے اور اسے غیر ا?ئینی بتایا ہے۔ اس درمیان الیکشن کمیشن نے مرکزی حکومت کو ایک خط لکھا ہے جس میں کچھ اہم باتیں بتائی گئی ہیں۔ اس خط میں الیکشن کمیشن نے مطلع کیا ہے کہ اگر ملک میں لوک سبھا اور سبھی ریاستوں کے اسمبلی انتخابات ایک ساتھ کرائے جاتے ہیں تو نئی الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کی خرید کے لیے انتخابی کمیشن کو ہر 15 سال میں تقریباً 10 ہزار کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی۔ مرکزی حکومت کو لکھے گئے خط میں الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ ای وی ایم 15 سالوں تک چلتی ہے۔ ایک ساتھ اگر انتخاب کرایا گیا تو ای وی ایم کے ایک سیٹ کا استعمال تین دور کا انتخاب کرانے میں کیا جا سکتا ہے۔ اس سال عام انتخاب کرانے کے لیے ملک بھر میں تقریباً 11.80 لاکھ پولنگ مراکز بنانے کی ضرورت ہوگی۔ علاوہ ازیں ایک ساتھ انتخاب کے دوران ہر پولنگ مرکز پر ای وی ایم کے دو سیٹ (ایک لوک سبھا حلقہ کے لیے اور دوسرا اسمبلی حلقہ کے لیے) کی ضرورت ہوگی۔ انتخابی کمیشن نے گزشتہ تجربات کی بنیاد پر حکومت کو یہ خط لکھا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پولنگ کے دوران خامی والے یونٹس کو بدلنے کے لیے کنٹرول یونٹ (سی یو)، بیلٹ یونٹ (بی یو) اور ووٹر ویریفیبل پیپر ا?ڈٹ ٹریل (وی وی پیٹ) مشینوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کمیشن نے گزشتہ سال فروری میں ہی وزارت قانون کو یہ خط لکھا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ مختلف پہلوو?ں کو دھیان میں رکھتے ہوئے ایک ساتھ انتخاب کرانے کے لیے کم از کم 4675100 بیلٹ یونٹ 3363300 کنٹرول یونٹ اور 3662600 وی وی پیٹ مشینوں کی ضرورت ہوگی۔ ای وی ایم کی لاگت کے بارے میں بھی خط میں جانکاری دی گئی ہے۔

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔

شیخ عبدالستار

ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔